Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16 E 79

غزل

اے ماہ عرب تو اب کہان ہے
کیون پردہ خاک مین نہان ہے
یا بلبل باغ قدس ہے تو
یا طوطی جنت آشیان ہے
افسوس کہ تیری جستجو مین
ناقہ ترا ہر طرف دوان ہے
کچھ بھی تجھکو بھی ہے خبر کہ تجھ بن
مجنون غریب بیجان ہے
اب سخت غبار اوسکا ہر سو
آوارہ دشت امتحان ہے
اوس زار و نحیف و ناتوان پر
اب سایۂ بید بھی گران ہے
یون مست کئی صورت محبت
اور یہ غزل فراق گویان
وحشی پس و پیش اور پیا گویان
آیا پھر جانب چراگاہ
مجنون یہ فسانہ سنا کر

تا آنکہ نظر پڑے وہ تربت
جس سے ہوئی اوسکو سخت وحشت
در شدت بیقراری و جوش
غش کھا کے گرا زمین پہ بیہوش
ساغر دیا اوسکو بیخودی نے
چاہا تن سے روان ہو جی نے
پھر اوٹھکے لپٹ گیا جو باگور
تھی خاک مین خوش وہ غیرت حور
در عالم حسب حال مجنون
تھا روز و شب وصال مجنون
تربت کا اوسے خیال کب تھا
لیلی سی وہ اپنی لب بلب تھا
جب خوب سی کر چکا وہ رقت
اور ہونے لگی تباہ حالت
زید اوسکے تئین بصد دلاسا
لیلی کی وہ مان کے پاس لایا
ہوئی پھر سر نو سے رقت آغاز
یاد آئی اوسے وہ مایۂ ناز
رو یا وہ کہکے وائے لیلی
مین کیا کرون جی کے ہائے لیلی
مرنے سے تری ہون غرق خون مین
تجھ بن اب جی کے کیا کرون مین
مادر نے سنی تھی جو وصیت
کی اوس سے بیان وہ سب حکایت
در حالت وعظ و پند رگوئی
ہر بات پہ زار زار روئی
پھر کہنے لگی سنے ہی مجنون
ہون بر سر راہ مین جگر خون
اے عاشق بیقرار لیلی
تو ہی مجھے یادگار لیلی
رہ پیش نظر کہ تا جیون مین
اس چاک جگر کو ٹک سیون مین
دل پر اک سنگ صبر رکھ لے
مرنے سے تو پیشتر نہ جی دے
تا میری بقیہ زندگانی
ہو جاوے بسر بہ ناتوانی
جو زیست مین مردے سے بتر ہو
کیون اوسکا ارادہ مرگ پر ہو

وفات یافتن مجنون نعیم
لیلی مع وحشیان ہمراہ خود
از شن کن ذکر مرگ مجنون
یہ واقعہ یون کیا ہے موزون
لیلی اک دن وہ نیستہ زار
پھرتا تھا بیابان دشت و کہسار

تھی جو خفقان دل سے مضطر
اب کنج لحد سے اوسکا بستر

تھا جسکا زمانہ جستجو مین
وہ مر گئی تیری آرزو مین

ساتھ اپنے وہ لیکے داغ دوری
دنیا سے گئی بنا صبوری

یہ سنکے اگر کرے وہ زاری
تو کیجیو اوسکی غمگساری

اشک آنکھون سے اوسکی کیجیو پاک
رخسارون کی اوسکی جھاڑیو خاک

آگے اوسکے بخوش زبانی
کیجیو سخن جہان فانی

یعنی کہ جہان کی ہی یہی راہ
کیا فائدہ اب یہ نالہ و آہ

ہونا تھا جو کچھ ہوا تو کر صبر
ہر چند کہ صبر تجھپہ ہے جبر

بس لب کو فغان سی بند کر اب
یہ زمزمہ ست بلند کر اب

کرکے یہ بیان وہ ماہ طلعت
بس ہو گئی اس جہان سے رخصت

آگاہ شدن مجنون از وفات لیلی و گریان روانہ شدن بخانہ لیلی

نخل قلم نگار پیشہ
یون صرف زمین کری ہی ریشہ

یعنی کہ ہوا جو زید آگاہ
لیلی کی وفات سے بنا گاہ

جاتا تھا چلا بچشم گریان
جون ابر بجانب بیابان

رستے مین ملا جو اوس سے مجنون
دیکھا اوسے دردمند و محزون

پوچھا جو سبب تو رو کے بولا
ناشاد گئی جہان سے لیلا

ای وائے وہ اوسکی نوجوانی
ای وائے وہ لطف زندگانی

ای وائے وہ اوسکی چشم بیمار
ای وائے وہ جعد چون دم مار

رہجاوے تھی آنکھین ڈبڈبا کر
پی جاتی تھی اشک انمین لا کر

تھا اوسکو زبسکہ ضبط سو کام
تھا می ہی رکھے تھی دل کو ناکام

مرگ اوسکی نظر مین چھا گئی تھی
رخسارون پہ زردی آگئی تھی

تن ضعف سے ہوگیا تھا کمزور
بستر پہ پڑی تھی زندہ در گور

از بسکہ گئی تھی بال سب لٹ
لے سکتی تھی وہ خستہ کروٹ

جان اوسکے لبون پہ آرہی تھی
اسپر غم دوست کھا رہی تھی

دیکھ اوسنے تباہ اپنی حالت
یون مان سے کہا کہ ہے وصیت

کاے مادر مہربان مین بیمار
جس وقت مرون بحالت زار

ہاتھ اپنے گلے مین ڈال میرے
دے کھول تو سر کے بال میرے

رخسارون پہ میرے نیل غم رکھ
ابرو مین اوسی طرح کا خم رکھ

کر سرمۂ چشم نور رفتہ
خاک رہ قیس غم گرفتہ

کر بٹنے سے رنگ کی فزایش
ہم خال ذقن کو دے نمایش

ہر پنجہ ہو جب مرا حنائی
فندق کو بلطف دے صفائی

تابوت مرا تراش موزون
از چوب درخت بید مجنون

پھر کر کے کفن شہاب سے لال
دے اوسمین چھپا تو میری تمثال

لیلی یہ تجمل تمامی
جس طرح سے کہہ گیا نظامی

آراستہ کن عروس دارم
بسیار بخاک پردہ دارم

تا سنکے وہ دردمند مہجور
یہ حرف کہ لیلی ہے از جور

کر کر کے وداع زندگانی
دنیا سے گئی بسخت جانی

جا دور رقم سرایت عشق — یون لکھے ہی اب حکایت عشق
یعنے کہ یہ لیلے جگر خون — کرتا تھا جو ذکر عشق مجنون
افسانۂ آہ و بیقراری — تھا نوک زبان پہ اوسکی جاری
لیلی بھی کر اپنا صبر اظہار — کرتی جاتی تھی اوسکا انکار
آکر پھر غش مین آخر کار — ہو دست و بغل گری وہ اکبار
ہان لیلی کی ہو کے اوس سے آگاہ — آئی بتلاش زہرہ چون ماہ
ناقے کو درندگان مین ہانکا — خطرہ نکیا ذرا وہان کا
افتادۂ غش بچشم پرخون — دیکھے وہان لیلی اور مجنون
بیٹی کا غم گیا سنبھالا — محمل مین اوٹھا کے اوسکو ڈالا
پھر ہو کے سوار ناقہ ناگاہ — دی اوسکی زمام سوے خرگاہ
دیکر دد و دام سے رہائی — بیٹی کو وہ اپنے گھر لے آئی
مجنون کو جو آئی پھر افاقت — بس آنکھون مین پھر گئی قیامت
تاریک ہوا جہان نظر مین — اک سول سی اوٹھی بس جگر مین
اوسوقت مین ہو کے سخت بیتاب — بولا وہ خیال تھا یا یہ خواب
پھر کر سخن شکایت آغاز — کی شکوۂ سخت سے زبان باز
کای بخت بد این چہ عشوہ دادی — خوش داغ توام بدل نہادی
کردی بوصال لیلیم شاد — اما ز جفاے ہجر فریاد
آنکھون سے مری لہو ہی جاری — ہون خستۂ زخم بے قراری
کیا جانے نمک ان اب کدھر ہی — یاد اوسکی نمک زن جگر ہے

تھا مین تو نگار سے جدا آنکھون
کیسون ہوئی کیا بہا دیدہ پرخون
جان سے بچھڑ کے ہو گئی تو دوری
وہ خود ہمہ ناز و دلبری تھی
لیلی کی جو چھوٹی یون نظر سے پنہان
اور سے گیا مین آنکھ سے پنہان
جیتا ہے کوئی وصال مین آ دیدہ
جو ہجر کہ مین وصل مین بھی نہ بچا ہے
ہے گزرے ہے کہ بعد ہجر یار
دیکھا اس مین زبان عاشق
کرتا ہے وہ درد مند شیدا
ہمراہ درندگان صحرا
یا یوسف گیا بسوے وادی

اخبار دون پہ خاک نامرادی
وحشی غم کا فسانہ سنتے
جاتے تھے چاہیے سر کو دھنتے
بر حالت اضطرار مجنون
سب دد و دام دیدہ پرخون
لیلی کی کھلی وہان جو مین آنکھ
وہ ہاے رے اوسکی نرگس آنکھ
منہ دیکھ کے ماں کا دم نہ مارا
وہ رنج و الم کیا گوارا
کاہش لگی ہونے جی ہی جی مین
ہو جی اوسے مرگ آ رہی مین
دیکھی جو نہ تھی یہ حالت وصل
صدا اوسکو ہوئی طالت وصل
تا آنکہ غم فطرہ جو تھا ہوا وہ دریا
بستر پہ گری وہ ہو کے مرقوق
لیلی تھی عشق مین جو جیا بھی ہمراہ
لیکن نہ تھی وہ زیر لب آہ

لے باغ کی سرد باد کھائی — نے سایے سے مین پناہ پائی
گردش مین رہا ہمیشہ ہر جا — خورشید کا سر پہ میرے سایا
کھاتا تھا زبسکہ غم مین تیرا — کھانیکی نہ پینے کی تھی پروا
کیا تھے جگر جلون کا جینا — ہر چشمے سے آب گرم پینا
در حالت جوع میری ہیہات — مصروف مین تھا بجز نباتات
ہنگام وقوع بے قراری — کرتا تھا مین جبکہ آہ وزاری
تھی حال سے میرے خلق آگاہ — پر ایسا نتھا کوئی کہ منہ
اشک آنکھون سے میری پاک کرتا — منہ پر سر آستین کو دھرتا
پٹکے تھا مین سر جو بر سنگ — عرصہ مری زندگی کا تھا تنگ
کوئی تھا نہ جو سر کو تھام لیتا — تسکین مجھے اوس قلق مین دیتا
چبھتے تھے جو پانو مین مرے خار — اوسوقت مین تھا نہ کوئی غمخوار
تا از سر سوزن محبت — اون خارونکو کھینچتا بہ شفقت
نے آب و طعام سے مین واقف — نے پختہ و خام سے مین واقف
القصہ غرض مین غم رسیدہ — لذات جہان سے تھا بریدہ
آرام کا مین نے منہ نہ دیکھا — راحت کسے کہتی ہین ہی شے کیا
کر عشق مین تلخ زندگی کو — مارے ہی رکھا مین اپنے جی کو
قسمت مین جو میری غم سری تھی — دم دم کی انیس بیکسی تھی
لیلی نے یہ باتین جو نہین کین گوش — بولی کہ اے ننگ عشق خاموش
تھا جوش جنون سے تجکو تو خبط — ہے ورنہ نشان عاشقی ضبط

تھی موج نسیم اوسکو شمشیر — لگتی تھی ہوا بدن کو جون تیر
ہر چند کہے تھا زید ہر بار — ہو تو بھی سوار ناقہ اے یار
اندیشہ جائے کم نہین یان — آلو کہ انیس ہم نہین یان
مانے تھا کب اوسکی بات کو وہ — چھوڑے تھا کب اپنے ساتھ کو وہ
جاتا تھا بصد شکوہ و غوغا — یہ قافلہ طے راہ کرتا
منزل ہوئی رفتہ رفتہ جب طے — یاد آیا اوسے قبیلۂ حے
ناگہ نگاہ کرکے دیکھا — لیلی کا ہوا نمود خیما
یعنے نظر آئی اک سیاہی — رخصت وہین اوس سے جان چاہی
آبادی شہر کا نشان سا — کچھ پیڑ سے اور کچھ دھوان سا
پہونچا جو قریب قریہ مجنون — باشندون کا وانکے دل ہوا خون
وحشت سے درندونکی ہو ناچار — گھر چھوڑ گئے سب اپنا اکبار
خیمے سے نکل کے اپنے لیلی — اکبار بسوے قیس دوڑی
نے شیر کا ڈر کچھ اوسکو آیا — نے گرگ و گوزن نے ستایا
یار اپنے سے وہ بت سیہ پوش — بس جائے ہی ہوگئی ہم آغوش
لگ کرکے گلے سے زار روئی — آہستہ نہ بل پکار روئی
مجنون پہ ہوئی دران ملالت — طاری اک سکتے کی سی حالت
پھر دونون کو غش جو ایک آیا — اوس غش نے وہ لطف ہی مٹایا
نے قیس رہا بخود نہ لیلی — گرد اونکے رہی نشستہ وحشی
رعب اوسکا بھی وحشیون نے مانا — لیلی کو نہ غیر قیس جانا

رفتہ رفتہ بہم وہ عاشق زار
دونون کو زبس تھی محبت
دن ہی رہی رفتگی کی حالت
جب زید نے ماجرا یہ دیکھا
اون دونون پہ لا گلاب چھڑکا
اوٹھ بیٹھے جو ساتھ دونون ہمراز
مجنون نے کہا کہ اے ہمہ ناز
دیکھا کچھ تو نے کیا کیا مین
لایا حق عاشقی بجا مین
دوری مین تری بت پری زاد
الفت کے نشان تجھ مین سارے
آخر کو تجھے بھی ہووے گا یاد

ملاقات نمودن مجنون با لیلی و سرگذشت خود گفتن

کو سوزن و رشتہ روبرو تھا
پر دشمن جان تو دو بدو تھا

اب پہونچے جو نہین لباس میرا
تو پہنیو کر کے پاس میرا

جب بعد تلاش وہ جگر خون
پہونچا در سیر گاہ مجنون

ہر چند او دھر او دھر پھرا وہ
ہرگز نہ کہین نظر پڑا وہ

آخر کو بہ جستجوے بسیار
پایا اوسے مردہ سا سر غار

تن زخمون سے تھا تمام خستہ
رنگ رخ و دل بھی تھا شکستہ

نے تاب ہی نے توان ہی اوسمین
اک سا رمق سی جان ہی اوسمین

افتادہ بفرش خاک وہ زار
جون بستر مرگ پر ہو بیمار

ہاتھ اوسکا پکڑ کے جو جھنجوڑا
آیا وہ بہوش لیک تھوڑا

خط ہاتھ مین اوسکے رکھدیا پھر
آگاہ پکار کر کیا پھر

یعنے لیلی کا ہے یہ مکتوب
پڑھیو تو اسے مگر ذرا خوب

جون زید نے خط دیا یہ جا کر
وہ رکھ لیا آنکھون سے لگا کر

پھر مارے خوشی کے کر کے اک جست
افتادہ بپاے زید چون مست

مجنون نے پڑھا جو خط کا مضمون
بشاش ہوا کمال مجنون

پھر پھر کے بسان چرخ دوار
صدقے ہوا نامہ بر کے سو بار

پھر جامہ جو درمیان مین آیا
لیکر اوسے اپنے سر چڑھایا

رخ رکھدیا اور جبین لگائی
آنکھون سے وہ آستین لگائی

یعنے کہ یہ رخت زندگانی
ہے دوختۂ کف فلانی

پھر زید کو لیکے اپنے ہمراہ
حسب الطلب نگار دلخواہ

ہم حسن کا ہی رموز داں وہ
ہم عشق کا ہی نشید خواں وہ

ہر کام مین ہی اوسی سے توفیق
تقلید ہے اوس سے رو بتحقیق

تمہید کے بعد سوے مجنون
یون اوسنے کیا خطاب مضمون

کاے بیخبر از طریق الفت
وے بادیہ گرد دشت وحشت

ناخوردہ شراب وصل مدہوش
سودائی خانمان فراموش

لیلی کی بھی تجکو کچھ خبر ہے
مجنون تو اسی شعور پر ہے

شوہر سے تو کرکے مین جدائی
اب اپنے مقام پر ہون آئی

پر مرگ پدر کی تیری سنکر
رہ رہ گئی ہون سر اپنا دھنکر

تجکو جو پدر کا غم ہوا ہی
یہ مجھ پہ بڑا ستم ہوا ہے

تو غم سے پدر کے زار ہی وان
دل تیرے لیے فگار ہی یان

تھا تجکو تو یون یتیم ہونا
آوے ترے حال پر نہ رونا

آئی تو اگرچہ ہون مین بیمار
پر دل ہے تری فراق سے زار

عصمت مری رکھی ہے خدا نے
یا گریہ شب نے یا دعا نے

از بسکہ وفا کو تھا ترا پاس
دیکھا نہ گہر نے روی الماس

صد گونہ رہا حجاب مانع
اور شرم کی تھی نقاب مانع

مین واسطے تیری ہون باین ضبط
جاتا نہین پر ذرا ترا خبط

مین تیرے لیے ہون خانہ ویران
تو طائف روضہ و گلستان

مین خستہ حقیر حلقہ غم
تو حلقہ پا گسستہ از ہم

تو سوختہ جان بہ بدگمانی
من ساختہ غمی کہ دانی

وارث نرہا جب اوسکا کوئی — اوس خستہ کی بیکسی پہ روئی
ناخن سے یہ سر کے بال نوچے — کی خستہ جبین تو گال نوچے
سر سنگ سے اپنا پھوڑ ڈالا — لے شیشۂ صبر توڑ ڈالا
مانے تھی عزیمت اور نہ تسخیر — نے سود کرے تھی اوسکو زنجیر
پاس اوسنے اوڑا دیا تھا سب کا — تھا پاس تو آہ زیر لب کا
شوہر دیکھ اوسکی بیقراری — اور شدت آہ و جوش زاری
ہر دم بہ ہزار حرف رنگین — دیتا تھا اگرچہ اوسکو تسکین
تسکین سے وے وہ شوخ پرفن — ہوتی تھی زیادہ گرم شیون
آخر کو نہ ٹھہری جب صفائی — لیلی نے طلاق اوس سے پائی
باہر نکلی وہ اوسکے گھر سے — بیغم ہوئی قید بام در سے
جا طور پر اپنے ٹھہری اک جا — وہ سوطن خاک تھا مطرا
وان کرکے سیاہ خیمہ طیار — ہوئی اوسکے پدر کی تعزیت دار
ہم سن کئی اور اوسکے ہمراہ — ماتم مین شریک نالہ و آہ
لیکن سبھی رشک مہ سیہ پوش — بے زیور و حلقہ بینی و گوش
ساتھ اوسکے تھی ایک ماہ پارہ — ہو جیسے قریب مہ ستارہ
تھی لیلی کی دل مین اوسکی تعظیم — پاتی تھی وہ دلبری کی تعلیم
لیلی کے قبیلے مین تھا اک مرد — رکھتا تھا وہ دل مین عشق کا درد
کہتے تھے بنام اوسکو سب زید — تھا اوسکے وہ دام عشق مین قید
تھی چت چڑھی اوسکے وہ ستمبر — یعنے کہ وہ شیفتہ تھا اوسپر

کہتے ہین بحال ناتوانی
تھا ساکن کنج دیر فانی

تھا اوسپہ ہجوم یاس نرات
کاٹے تھا بہ تلخی اپنی اوقات

جو تیر اجل کمان سے چھوٹا
اور شیشۂ عمر اوسکا پھوٹا

آزاد ہوا غم پدر سے
آخر کو یہ ہو سکا پدر سے

ہو کر کے غم پسر سے بیمار
یون جان ہی اپنی دی بیکبار

دلشاد ہے وہ کہ ہی جو آزاد
ماتم نہین اوسکا جای فریاد

مرگ اوسکو ہی عین شادمانی
سمجھے تھا وہ اوسکو زندگانی

اندیشہ نہ تھا اوسے جہان کا
ساتھی تھا وہ غم کے کاروان کا

دل اوسکا شمار میل مین تھا
وہ داعیۂ رحیل مین تھا

اوٹھہ تو بھی دلا کہ وقت ہی تنگ
ہمسایے سے تیری کب تلک جنگ

تا چند دہان حرص وا ہو
بہتر ہے تو قوت حرص کا ہو

پی کر کے شراب جام ساقی
تا پاوے وہان حیات باقی

کہتے ہین کہ ایک رات شبگیر
صیاد گیا تھا بہر نخچیر

دل خستہ و دردمند محزون
بیٹھا تھا بروی خاک مجنون

صیاد گذر مین دیکھکر شیر
مجنون سے لگا یہ کرنے تقریر

کای در دہن اجل نشستہ
در زخم زبان خلق خستہ

اے ہمدم شیر کوہ و صحرا
لیلی کے سوا ہے کون تیرا

نے مان کی نہ باپ کی تجھے یاد
نہ تجھسے کسیکی جان و دل شاد

تیرا یہ نہال نو رسیدہ
ہے ناخلفی سے سر کشیدہ

کرکے کو جھکا زمین پہ مارا
روتا تھا یہ کہکے وہ جگر خون
اے وای ہوا یتیم مجنون

سیاہ پوش شدن لیلی بشنیدن خبر مرگ پدر مجنون و طلاق یافتن او

جس دم کہ بحکم ایزد پاک
مجنون کا پدر گیا تہ خاک

خویشان و قبیلہ مغفرت خواہ
لیلی نے سنا جو ہین یہ مضمون

سر پیٹ کے ہوا یتیم مجنون
ماتم کا حجاب سب کیا دور

نیچی بفغان و ناز کر شور
ہوا پدر سے اوسکے بیحال

ہوا پدر سے اوسکے بیحال
وارث

مانع ہو اگر تمام عالم — مانون نہ بھرونمین عشق کا دم
گر دیوے فراق لاکھ آزار — یہ مجھسے نہ ہوسکے گا زنہار
جو لیلی سے دل تہی کرونمین — اور چاہ سے کوتہی کرونمین
ہو یاد نہ جسکو کل کا کھانا — کیا فائدہ اوسکو آزمانا
مین خستہ ہون آپ رفتہ از خویش — تو اور نمک چھڑک نہ بر ریش
جانون ہو نہین تو مرا پدر ہے — پر حال پسر تو خستہ تر ہے
واقف نہین کیا ہی نام تیرا — ہے کونسی جا مقام تیرا
تنہا نہ مین تجھسے ہون فراموش — اپنا بھی تو مجھکو کچھ نہین ہوش
آزاد ہون یا کہ دام مین ہون — کیا جانے مین کس مقام مین ہون
بے شمع جمال حسن لیلی — آنکھون کو ذرا نہین تسلی
گر برگ گیا غذا ہی میری — غم کھانا تو یہ سزا ہی میری
وحشت مین ہوا ہون اپنی مین گم — کیا مجھکو باختلاط مردم
جو وحشیونمین رہا ہو یک چند — وہ آدمیون مین کب ہو خرسند
کیون میرے لیے ہی دلشکستہ — تو جان کہ مرگیا وہ خستہ
جب خود ہو پسر بمرگ ہمدم — کیا مرگ پدر کا اوسکو ہو غم
کہتا ہی تو مین ہون بر سر راہ — تو جان مین خود ہون بن چاہ
منزل تری گو کہ حد کڑی ہے — پر مجھکو تو اپنی ہی پڑی ہے
کمتی نہین سوزش فزون کی — ہے یان وہی چاشنی جنون کی
کیا مجھکو کسیکے مرنے سے باک — مین آپ ہون زندہ در تہ خاک

ق

بیٹا جو پدر نے اوسکو راہی — بگانہ و جان دادن بغم پدر مجنون
ہو کر کے وداع با دل زار — یا وس آمدن پدر مجنون
کی قطع اسپر اوسنے پاچار
وحشی ہوئے جمع آبا بنوہ
سن نعرۂ الوداع در کوہ
گریہ کا جو اک بخار اوٹھا
ابر آن کے زار زار رویا
خود کرنے لگا وہ پیر فانی
پیش از مرنے کے نوحہ خوانی
اے وائے پسر مین ہاتھ اوٹھایا
بچ کو نہ پدر کا دوست پایا
اے وائے پسر تو کچھ پدر سے
کچھ باپ کی بھی نہ تجھ خبر ہے
اے وائے پسر مین رفتنی ہون
آمادہ وقت جان کنی ہون

لیلی مجنون اردو

اے وائے پسر ہی فرزند رضا
فرزند اسے پسر ہی راحت
اے وائے پسر تو وحشیونمین
یون ہو تو تو وحشیونمین ہو
انسان کی ہو الفت بھلا
یون آپ کو خاک مین ملا
جو بان کی رہی نہ اوسکو
اوسنے باپ کی اتنا دیکھا
پڑھ کر یہ نوحہ آخر کار
رخصت ہوا چلا وہ بیچارہ
آیا پھر اپنے دل تباہ و خوار
تو میری جان تو ہو نہین اوزار
تا رہے جو پسر کا مبتلا ہو
وہ آخر وقت یون جدا ہو
تو بیٹا پسر وہ پیر فرتوت
تھا جسکا ہمیشہ نہین دل قوت

کہتے

شفقت ذی جو اوسکی آگی گھیرا — ہاتھ اپنا سر پسر پہ پھیرا
مجنون نے جو غش سے چشم کی وا — بالین پہ تن ضعیف دیکھا
در حالت ضعف و ناتوانی — تھا بر سر لطف و مہربانی
اتنا جانا کوئی بشر ہے — جانا نہ کہ یہ مرا پدر ہے
حیران ہو کہا کون ہے تو — آتی ہے جو تجھسے انس کی بو
نام اپنا بتا کہ تا یقین ہو — دل شک سے مرا جدا کہین ہو
بولا وہ کہ مین ترا پدر ہون — دیوانۂ الفت پسر ہون
یہ سنکے پدر سے ہو غم آغوش — رویا وہ بسان دیگ پر جوش
اشک پدر اوس سے گرم تر تھا — وہ گریہ مین اوس سے بیشتر تھا
جب دے چکے دونون دادزاری — اور کر چکے خوب بیقراری
دیکھا جو پدر نے پھر وہ رنجور — پایا اوسکو برہنہ و عور
بعد اوسکے یہ کی نصیحت آغاز — کای جان پدر دمی بخود ساز
کیا فائدہ نت کی دشت گردی — بس ہو چکی عمر رہ نوردی
سودا ہے اگرچہ مثل آتش — پر از پے چند روز ہے خوش
رہتا ہے جان کوئی مفتون — اس طرح سے ساری عمر مجنون
بابا تو ٹک اب تو ہوش مین آ — بس کر نہ زیادہ مجھکو رسوا
دیکھے گا کہان تلک تو یہ رنج — ہو ویگا زمین مین دفن جون گنج
تن مین ترے کچھ رہا نہین اب — وہ جوش وہ ولولا نہین اب
یون خاک مین تو اٹا ہے ای وای — کیا شہر مین تجکو رہنے نہین جای

نت آئینہ تیرے روبرو ہے — نت چشم سیاہ عیب جو ہے
کنگھی ترے ہاتھ مین رہے ہے — چتون تری گھات مین رہی ہے
ناکامون سے کیا ہی کام تجکو — دھج دیکھنی صبح و شام تجکو
کیون آپ کو اب نہ تو بناوے — شوہر کی نظر مین تا خوش آوے
ہر چند ہی دل تو تجسے بیزار — پر چاہ سے جی کی ہو نہین ناچار
کیونکر تجھے بے وفا کہو نہین — کس راہ سے آشنا کہو نہین
ہے رتبۂ شاہدی بہت دور — کب پہونچ سکون تجھی مین رنجور
کیا غم جو تو بیوفا ہی ای یار — عاشق تو ترا مین ہون وفادار
معشوق جو سو جفا کری گا — عاشق پھر بھی وفا کرے گا
گو تجکو بغیر ہو سروکار — ہے مجکو جدائی تیری دشوار
رگ رگ مین تو میری ہی سمائی — مین اور خیال بیوفائی
کیا چیز ہون مین غریب ناچار — وان شمس و قمر ہین کفش بردار
ہے زیست سے دل بہت مکدر — ہوئے کہین جان نثار بچھیر
جھگڑا ہی کوئی مرا چکا دے — آتش اس عشق کو لگا دے

وصیت نمودن پدر مجنون مجنون را بر سر غاری و مایوس آمدنش

کاغذ پہ صریر کلک استاد — ہی حال عرب سے یون بفریاد
مجنون کا پدر وہ غم رسیدہ — تھا پیر و جوان سی جو بریدہ
جب دیکھا پسر کو زار و رنجور — اور جام شراب غم سی مخمور

مجنون نے جو پھر سنی یہ تقریر — در حالت اضطراب و تغییر
سوزش ہوئی اوسکی بیش و کم کم — پایا جو یہ زخم دل نے مرہم
اسپر بھی بحال سینہ ریشان — رہتا تھا سدا وہ دل پریشان
بدعہدی یار کر کبھی یاد — کرتا تھا وہ عاشقانہ فریاد
کہتا تھا کبھی باین عبارت — ہے ناقہ سوار کی شرارت
ورنہ یہ نہین طریق لیلی — گو ہوئے کوئی شفیق لیلی
ناگاہ دل اوس سے وہ ملاوے — اور قیس کے دل دہی بھلاوے
حاصل کہ بیاد عہد لیلی — دیتا تھا وہ دل کو یون تسلی
اشک آنکھون سے اوسکے جو روان تھے — رخسار برنگ کہکشان تھے
جاتا تھا رو ندھا یہان تو یون جی — اور اوسکو خبر نہ تھی کچھ اوسکی

زبان بشکایت وانمودن مجنون باطلاع نکاح لیلی

جو جملہ طراز داستان ہے — پاے قلم اوسکا یون روان ہے
یعنی کہ وہ لیلی سمن بر — جس دم ہوئی پای بند شوہر
تھی واسطے قیس کے جگر ریش — تھی جان مین اوسکی غم کی سوزش
پر شرم سے لب کھلے تھی خاموش — رہجاوے تھی جی ہی جی مین کھا جوش
مجنون جو وہ اوسکا تھا فدائی — اتنے مین خبر یہ اوسنے پائی
سن حرف نکاح کو کیا غش — لگ اوٹھی اک اور اوسکو آتش
غیرت سے جو خون بجوش آیا — بیہوشی سے وہ بہوش آیا

شوریدہ دماغ و سر پریشان — سرگردہ خیل سینہ ریشان

آشفتگی اوسپہ سایہ انداز — جز باد صبا نہ محرم راز

رکھتا تھا وہ دردمند مضطر — بالین پہ سنگ خاک بستر

اک ناقہ سوار وان جو آیا — مجنون کو دیکھ غصہ کھایا

بولا یون اوس سے خشمگین وار — کاے در خم و پیچ غم گرفتار

تیرا یہ خیال کہ کدھر ہے — کہ اپنی بھی تجکو کچھ خبر ہے

تا چند جنون و عشق و مستی — تا چند حدیث بت پرستی

کہتے ہین وفا بتون مین کم ہے — جو ہے سو بیوفا صنم ہے

کیا لطف رکھے ہے آشنائی — جب ساتھ ہو داغ بیوفائی

دل تونے دیا ہے جسکو اپنا — احوال بھی کچھ سنا ہے اوسکا

کب تیری وہ کافر آشنا ہے — ان روزون بشوہر آشنا ہے

مستی مین کب اوسکو ہے ترا ہوش — شوہر سے وہ اپنے ہے ہم آغوش

یان غم سے تو زار ہو رہا ہے — وان بوس و کنار ہو رہا ہے

کوئی اور ہی یار کیون نکرے — پھر کاہیکو بیوفا پہ مرے

کی تجسے جب اوسنے بیوفائی — کیا فائدہ اوس سے آشنائی

زن باعث صد ہزار غم ہے — زن عہد مین استوار کم ہے

زن فتنہ و کوچہ گذر ہے — زن قابل تیغ اور تبر ہے

کہنے کو وفا نہین ہے زن مین — جز مکر و دغا نہین ہے زن مین

سن ناقہ سوار سے یہ مجنون — آگے سے ہوا زیادہ محزون

رقصان تھے جو طائفے پری وار
تارے تھے بفرش خاک سیار

تھا روی شگفتگی پہ وان رنگ
غم دل سے جنے تھا نالۂ چنگ

جب حجلے مین ہوئی سوار وہ ماہ
کی اوسنے بزیر لب نہان آہ

تک بیٹھتے ہی بس اوسنے اوسجا
نرگس سے گلاب گل پہ چھڑکا

باہر تو وہ غل تھا اور سواری
یہ حجلے مین محو شغل زاری

القصہ کہ وہ بت پریزاد
آئی جو بہ حجلہ گاہ داماد

شب نے تتق حجاب کھولا
مہ نے رخ سے نقاب کھولا

از بہر وصال و لطف صحبت
آراستہ ہوئی نفیس خلوت

جب دونون ہوئے جلیس باہم
تا لطف سے ہون انیس باہم

پایا عمل اوسنے ناگوارا
لیلی نے طمانچہ اوسکو مارا

در ضربت دست آن سبکدست
ناچار گرا وہ جیسے بدمست

بعد اوسکے کہا کہ مجھسے رہ دور
کب دیو رواسے پہلو حور

کھاتی ہون قسم مین اوس خدا کی
جسنے میری شکل جانفزا کی

نکلے گا نہ مجھسے کام تیرا
ہے اور کے کف مین جام میرا

ساقی ہون مین اک دل حزین کی
ہون فاختہ سرو نازنین کی

چاہیگا اگر بزور قابو
باللہ نہ مین رہونگی ذی تو

سن ابن سلام اوسکی سوگند
اوس بت سے ہوا بدیدہ خرسند

وصلت کی طمع سے دل اوٹھایا
دل دادۂ قیس اوسکو پایا

لیکن از بسکہ خوبرو تھی
اور ناز و کرشمہ ہو بہو تھی

سو جان اوسپہ فدا تھا
دل اوسکا بھی اوسپہ آگیا تھا

جون بلبل اوسپہ شاخ گل پہ بلبل
نظارہ سے اوسکے تھا نالہ کش بلبل

ہر چند کہ تھا نالہ جگر سوز
ہوتا تھا اوسپہ صدق و سوز

کرتا تھا کہ جو مری رضا ہے
دل کا وہی اپنے مدعا ہے

منظور نہین خلاف تیرا
دل تا کہ نہ ہو ملال تیرا

اوسکی تو یہ کل جو ہی جو تھی
تھا بیکسی کی وہ غیرت ماہ

تا بخت بوسے یار لاوے
تھا لب پہ کبھی گاہی شعلہ

نوحہ کبھی پیش باب حرمگاہ

لیلی مجنون اردو

اشک آنکھون مین لب پہ نالہ و آہ
ہر لحظہ بدرد داغ دوری
چھپ مین کرے تھی ناصبوری
تا آنکہ ہوا یہ راز پیدا
اور عشق نہان ہوا ہویدا
رکھتی تھی وہ کا نسمن پر
سے باپ کا ڈر نہ ترس شوہر

خبر یافتن مجنون از شادی لیلی
ہمراہ بخت بن سلام بنی نشر سوار

ہمدم نہ بغیر آہ کوئی
مستانہ پھر ساتھ ہم کرتا
جون باد صبا بدست خضرا
مست می خون ساغر عشق
یعنی وہ شہید خنجر عشق
یون لکھے ہے درد و غم کا مضمون
انشا کی جسب حال مجنون

تو زیرہ

عاشق ہوئی اوسکی لاکھ جی سے — پر اوسکو خبر نتھی کسی سے
تھی جنکو عرب مین نامداری — برپا ہوئی وہ بخواستگاری
ہر کس بہ نکاح آن بت چین — می بست بملک و مال کابین
قاصد ہر شہر سی روان تھے — دلّال ہزارون در میان تھے
باپ اوسکا دلے بجعبۂ دُر — لعل جگری سے رکھے تھا پُر
گو تھے کا رنگ لالہ گون تھا — باطن مین تمام اوسکے خون تھا
شوہر کی کب اوسکو تھی تمنا — شوہر اوسکا تھا عاشق اوسکا
کھاتی تھی غم اوسکا روز و شب وہ — رکھتی تھی خیال زوج کب وہ
گو صاحب مال تھے خریدار — پر حسن کی جنس تھی بانبار
سودا کون اوسکا کر سکی تھا — حیرت سی ہر ایک سنکے تھا
سن ابن سلام یہ فسانہ — مانند صبا ہوا روانہ
با فر و شکوہ بادشاہی — آیا وہ پے عروس خواہی
او ترا آکر کے وہ نکو بہر — یکچند میان ظاہر شہر
قاصد کو بلا کہا کہ جا تو — وصلت کا پیام جا سنا تو
لیلی کے پدر سی کہیو ہو شاد — آیا وقت عروس و داماد
قاصد مع تحفہ و تحائف — از قسم خزینہ و ظرائف
جا کر جو درون شہر سہو پنچا — اسباب جو تھا سب اوسکو سونپا
خط دیکے کہا بخوش زبانی — پیغام جو اوسکا تھا سنانی
بعد اوسکے کہا کہ یہ جوانمرد — ہے قوم مین اپنی جوہر فرد

پر سن پدر بزرگ لیلی — خوشنودی اوسی کی کم کر واب
سر اپنا جھکا کے ہو کے ناچار — لا پایہ زبان پہ آخر کار
راضی بخوشی نہین ہوا مین — پر یون ہی اگر ہے حکم تقدیر
بے فائدہ ہے جہاد و شمشیر — لیجا اس مہ کو در عماری
شادی کا کرون ہون کل کی ساری

ہوا ابر بھی اسکو گوہر افشان
عقد لیلی با ابن سلام و طمانچہ
زنون شوہر خود را در شب زفاف
گویند مرد داستان شادی
یون لکھے ہے حرف نامرادی
آیا پدر عروس سے جان گلستان
مجلس ہوئی اوس جان گلستان
یون آئین باز چین بکو سے کر گیا
داماد و عروس کا تھا اوسنے
ہاچین تھین جہاں تھا نفسہ تا چند
باقی تھی صدائے نغمہ تا چند
ہر گوشہ سرور و خرمی تھا
لطفان محیط بیخبی تھا

ہے محو خیال بسکہ ہر دم
بے طوق ہی گردن اوسکی ہی خم

بے سلسلہ ہی یہ نیمجان ہے
طاقت اسی قید کی کہان ہے

بے ہتکڑی خود یہ پا شکستہ
رہتا ہی ادب سے دست بستہ

جو چاہے تو مجھسے سیم و زر لے
آزاد مرا اسیر کر دے

سنکر وہ پیرزن یہ تقریر
اور لیلی کو پاکے سخت دلگیر

مجنون کے قریب وہ جو آئی
ہر عضو سے اوسکے بند اوٹھائی

کر کر اسی التفات پر وجد
وہ خستہ چلا بجانب نجد

وان جاکے وہ زار زار رویا
ویرانے مین ڈھارین مار رویا

اپنون نے خبر جو اوسکی پائی
وہ لوگ کہ اوسکے تھے فدائی

ہر سو ہوے جستجو مین پویان
بر دامن نجد قیس گویان

یارون نے کہان کہان نہ دیکھا
پر اوسکا کہین نشان نہ دیکھا

مان باپ بھی اوسکے آخرکار
نومید اوس سے ہوئے بہ یکبار

آیندہ کو ترک جستجو کی
مر جانیکی اوسکے گفتگو کی

خوش شدن لیلی از فتح نوفل و باستماع عدم حصول ملاقات مجنون و اسن صبر دریدن و پیام شادی فرستادن ابن سلام و قبول کردن پدر لیلے

گویندہ کہ صاحب سخن ہے
اس رزم مین یون وہ تیغزن ہے

یعنی کہ ہوئی جو فتح نوفل
اور پاے معاندین گیا چل

لیلی نے جو ہین خبر یہ پائی
گاتی تھی سرود آشنائی

جب ظلم بہت اوٹھائے اوس نے
اور زخم پہ زخم کھائے اوس نے

قیدی برائے بنوائی
اک دن لیلی کی در پہ لائی

جو اوسکو ہوا لگی وہان کی
زنجیر کھلی ہر استخوان کی

ہر عضو مین اوسکے طاقت آئی
محنت زدہ دل کو راحت آئی

وان شوق مین بیٹھکر یہ رویا
جو خون مین وہ کوچہ سب ڈبویا

پھر کرکے خطاب سوی لیلی
بولا وہ گدائے کوے لیلی

کائے پردہ نشین محمل ناز
پردے سے نہ نکلی تیری آواز

اس واسطے مین ہوا گرفتار
تا شاد ہو مجھسے خاطر یار

مجھسے جو گنہ ہوا تھا زین پیش
تعزیر مین اوسکی کی ہی باخویش

گر دست بہ تیغ و تیر تھا تب
یہ دیکھ لے یون اسیر ہون اب

گر ہاتھ نے کی ہی بے ادائی
آہن کی سزا ہی وہ کلائی

ور پاؤن چلین ہین جز تری راہ
زنجیر کا حلقہ ہی تری چاہ

روکش ہون ترا کس آرزو سی
شرمندہ ہون سخت تیری رو سے

عاشق نہ سنا کہ ہو خطا وار
ہے فرض ولے خطا کا اقرار

یون چاہیے اب وفا کرے تو
ترک ستم و جفا کرے تو

دوری کو مری روا نہ رکھے
اپنے سے مجھے جدا نہ رکھے

سر پر مرے گر رکھے تو تلوار
مین اوسکو بھی سمجھون افسر یار

تا چند یہ آہ جان خراشی
عاشق کو بلا ہے دور باشی

فرقت کا الم بڑا الم ہے
تسپر تو یہان یہی ستم ہے

دوری سے اوسکے وہ ماہ
اے کاش مرا ہو قصہ کوتاہ

لیلی کو خبر ہوئی جو ناگاہ
کیا دیکھے کہ ہے اسیر مجنون

اک زن کا ہے دستگیر مجنون
پاؤن مین پڑی ہے اوسکے زنجیر

زنجیر کشان ہے اک زن پیر
گردن مین وہ طوق آہنین ہے

سر جس سے جھکا سوے زمین ہے
ہاتھون مین رسن ہی جون گنہگار

آتا ہے وہ دست بستہ ناچار
مجنون کو جو یون اسیر پایا

اس قید سے اوسکا جی بھرا ہے
یون اوسنے ترا کیا شکیبا ہے

کیا اوسنے ترا کیا شکیبا ہے
جو زار ہو خود گرفتن کے قابل

ہاتھ اوسکے ہین کب رسن کے قابل
نازک بدن اوسکے ہین جو بیرون

بیدار ہے اوسپہ طوق آہن
جسکا ظاہر ہے استخوان ہے

جو پاؤن کو ہو وہ ناتوان ہے
زنجیر مین ہو وہ یون گرفتار

جس پاؤن مین ہو اک زن پیر
انصاف کی جا ہے اور زنجیر

پہنچے ملا ہے تو مرا زنجیر
اس قید سے عشق کو رہا کر

زنجیر کو اسکی تو پہنا دل مین زنجیر
عاشق کو فقیر کیا ہی شوق

جلتا تھا بگرمی تپ ہجر — تھی دن کو بھی روبرو شب ہجر

ناگہ جو کرے نظر وہ مہجور — دیکھی اک پیرزن دلے دور

ساتھ اوسکے اسیر دست بستہ — زنجیر مین تھا بحال خستہ

لوہے کا تھا طوق زیب گردن — زنجیر و غل اوسکا زیور تن

مرتا تھا فقیری پر وہ اپنی — تھا شاد اسیری پر وہ اپنی

مجنون نے جو وہ اسیر دیکھا — سخت اپنے تئین حقیر دیکھا

سوگند دلا کے پیرزن کو — پرسش مین ادا کیا سخن کو

کاے مادر مہربان کر اظہار — بندی کسکا ہے یہ گرفتار

کیا اوسنے لیا ہی عشق کا فن — زنجیر مین کیون ہی اسکی گردن

تھا مین جو اسیر بند لیلی — کیا یہ بھی ہے دردمند لیلی

ہی اسکی اسیری پر مجھے رشک — آنکھون سے چلے ہی آتی ہین اشک

دل سینے مین زیر و زبر ہے — عالم عجب اس اسیر پر ہے

تب اوسنے کہا کہ اے وفا کیش — مین بیوہ ہون اور ہی یہ درویش

ہو کر کے باکل و شرب ناچار — مین اوسکو کیا ہی حیلہ کار

پھیرون ہون ہر ایک در پہ اسکو — روٹی کے لیے ہے یہ تگ و دو

ہوتا ہے جو کچھ کہ اسمین پیدا — کر لیتے ہین نصف نصف حصا

مجنون قدم عجوز پر سر — رکھکر کے لگا یہ کہنے مادر

زنجیر و غل اس جوان سے واکر — تو قید مین میرے دست و پا کر

کاشفتہ زلف یار ہون مین — زندانی مین بیقرار ہون مین

جز یاد نہ درمیان ہی کوئی — جز آہ نہ ہمزبان ہی کوئی

یان لیل و نہار کا ہی یہ طور — اور حال مرا ہے اور سی اور

اس طور کے صد ہزار مذکور — کرتا تھا وہ دردمند مہجور

لیلی کے قریب تھی چراگاہ — اودھر کو گیا گوزن ناگاہ

یہ مثل صبا چلا وہان سے — کہتا ہوا کچھ کا کچھ زبان سے

جو اتنے مین روز ہو گیا شب — روشن ہوئے جون چراغ کوکب

پھر روز دوم جو صبح آئی — مجنون پہ بلائے تازہ آئی

پھرتا تھا وہ دشت در زمین وتا — ہر چار طرف خراب ہوتا

تھی حر تموز سے اوسے تاب — رخسارہ جو خوی گرفتہ صتاب

اک نخل کا سایہ خوش جو آیا — وان اوسنے ذرا قرار پایا

پھر سبزۂ حوض پر نظر گئی — کلفت جو وہ دل پہ تھی اوتر گئی

اوس سبزی کا لکھون رنگ سیراب — اوس حوض کی یا صفائی آب

سبزہ تھا پری وشون کی مژگان — اور حوض مثال آب حیوان

ٹھہرا جو وہان یہ اک دو ساعت — پائی دل و جان نے اوسکے راحت

دیکھے تھا بچشم ناشکیبا — ہر دم طرف درخت زیبا

ناگاہ دران مقام چون باغ — دیکھا سر شاخ اوسنے اک زاغ

چون ماتمیان بغم سیہ پوش — چون مرغ زبان بریدہ خاموش

دیکھا اوسکے تئین یہ خوب رویا — اشکون سے غبار دل کا دھویا

کہتا تھا نو چھہ ہای لیلے — تجھسے نہ ملا مین وای لیلے

یاد سر زلف یار کرکے — رویا وہ بہت پکار کرکے
لب پر وہی آہ آہ تھی بس — ہمدم وہی شب سیاہ تھی بس

خلاص کردن مجنون گوزن را از دست صیاد

نوکِ قلم حکایت انگیز — تقریر سخن مین یون ہے آب تیز
یعنی کہ بران اسیر پر سوز — آئی جو نحسین سر پہ آفت روز
جو غنچہ کھلا دم صبا سے — جون نالہ اوٹھا یہ اپنی جا سے
تھا وادی شوق مین روانہ — پڑھتا وہ نشید عاشقانہ
مضمون فراق بر زبان تھا — لب پر وہی محشرِ فغان تھا
ناگاہ جو پہونچا ایک جاگہ — دیکھا وہی دام بر سر رہ
تھا اوسمین گوزن اک گرفتار — روز طرب اوسکا تھا شب تار
وہ غمزدہ تھا بجان ناشاد — اور مائل ذبح اوسکا صیاد
مجنون نے کہا یہ جاکے نزدیک — اس صید کا روز کر نہ تاریک
رہنے دے کہ زندگی کری یہ — چندے تو یو ہین چُگے چری یہ
ہوویگا جو خون سفت اسکا — کیا تجکو کہے کا جفت اسکا
آزردن وحشیان نہین خوب — خونخواری بیزبان نہین خوب
صیاد یہ سنکے حرف مجنون — بولا بعبارت دگرگون
مانا نہ مین اسکا خون کرونگا — پر سفت بھی تجکو مین نہ دونگا
صیاد پہ ظلم کب روا ہے — گو سول تو لے تو کم بہا ہے

نومید شدن مجنون از ملاقات لیلی و شکایت کردن نوفل و رفتن در نجد

کرتا ہے یہ کلک فکر تحریر — یعنے کہ وہ درد مند دلگیر
آشفتہ سر ہوائے دلدار — نوفل سے ہوا جدا جو اکبار
تھا ہر تل دشت مین شتابان — ناپے تھا صبا صفت بیابان
نوفل کی حکایت اوسکے لب پر — طالع کی شکایت اوسکے لب پر
جاتا تھا گہر فشان مژہ سے — آگاہ نتھا پر اپنی رہ سے
دیکھا سر راہ ایک صیاد — دام اوسکے مین آہوان خوشنژاد
بر قتل غزال عزم اوتیز — خنجر بکف از برای خونریز
مجنون جو قریب اوسکے آیا — سرگرم بہ ذبح اوسکو پایا
صیاد نے جو سوار دیکھا — کرنے لگا دل مین کچھ پریکھا
مجنون نے کہا ہراس مت کر — تو مژدے سے اپنے یاس مت کر
خون انکے کا مجھسے تو بہا کر — ان قیدیون کے تئین رہا کر
کس واسطے سب غریب ہین یہ — اور وصل سے بے نصیب ہین یہ
چشم انکی ہی رشک چشم محبوب — اور ساق و سرین ہی یکقلم خوب
ہر غمزے مین دلبری کی خو ہی — ہر غمزے مین کافری کی بو ہی
ہر مژہ نگہ کمند جان ہی — ہر چشم سیاہ خونفشان ہی
انداز وہ پھر کے دیکھنے کا — دیتا ہے نگاہ یاد لیلے
مین جان سے انکا ہون فدائی — کر اپنے نہ تیغ آزمائی

کشتون پہ زبسکہ کشتی تھی وان
لاشونکے ہزارون پشتی تھے وان

آئے نوفل کے در پہ یکسر
پیران قبیلہ قید ہو کر

کر دست الم بداد خواہی
بولے وہ بحالت تباہی

یعنے کہ ستم رسیدہ ہین ہم
مظلوم و جفا کشیدہ ہین ہم

مارے گئے اپنے اقربایان
کس کس کا کہینگے خون بہایان

یہ کون کشاکشی ہی زنہار
اب ہم سے تو ہو تو دست بردار

ہم جتنے کہ اب ہین تیری بندی
حاضر ہین پے نیازمندی

نوفل نے کہا کہ سب مین مانا
لیلی کا بتاؤ پھر ٹھکانا

آیا پدر بزرگ لیلی
بر چہرۂ بخت خوردہ سیلی

نوفل سے کہا کہ ای جوانمرد
ہی رخ پہ مرے شکست کی گرد

یان سر ہوئے جتنے صرف آہن
اک کشتونکا خون ہی میری گردن

جی مین ہی کسیکو منہ نہ دکھلاؤن
اک کھینچ کے آہ سرد مر جاؤن

قوم اپنی مین نام ہی ہمارا
یہ ننگ ہمین نہین گوارا

دیوانے سے کیا ہو ربط خویشی
مطعون جہان ہی وضع اوسکی

آشفتہ خرد وہ نوجوان ہے
سر جملۂ خیل بیخودان ہے

رکھتا ہے جنون کا زور سر مین
رسوا ہے ہر ایک رہگذر مین

اس بیخردی پہ اوسکو افسوس
مطلق نہین پاس ننگ و ناموس

پھر ایسے ملامتی کو کیونکر
دیوے کوئی اہل ہوش دختر

یہ رشتہ ہمین نہین گوارا
رسوا تو نکر ہمین خدارا

نوفل نے سنی جو اوسکی زاری
بولا بطریق عجز و خواری

کیا مانگے ہین ہم بزور دختر
دیوے اوسکو نہ شیخی سے دختر

ہے کام جو دلبری کا اپنا
رسوائی کا پہ ہو بیجا

رسوائی ہوئی اسے گھر کو آرا ہی
مجنون پہ بس آگئی بیا ہی

پر دختر کو پہنچی دوستی ہی
کاہی دوست سے دشمنی ہی

جو دوست سے کیجے بیوفائی
پھر دوست سے کیجے بیوفائی

جو یوسف نے کہا کیا نہ افسوس
مقصود مرا ہوا نہ افسوس

آیا تو سے دام مین مرا صید
کیون تو نے رکھا نہ اوسکو قید

در کس کا یہ تیرے دل مین آیا
لیلی کو تو تجھ تلک نہ لایا

یہ کہتے ہی وہ جگر دریدہ
صحرا کی طرف ہوا رمیدہ

کرتا ہوا شکوہ سوز جان سے
بھاگا وہ عنان شکستہ وان سے

آخر بکمال یاس و حرمان
آیا ہی ہوا پھر سوئے بیابان

وان اوسکا ہوا نہ عقدۂ دل
دل سینہ مین اوسکے اور سر مین

ہر گام پہ ہر دی تھی مشکل
جو تھا وہی جنون تھا

من بعد شکست نوفل بہ عنا
نقارۂ فتح تھا بہ قریا

آیا طرف اپنے ملک کے شاد
غم و حزن نہ یاد

نومید

لیلی و مجنون اردو

مصاف دوم در پنجاب

شدن نوفل از قبیلہ

کرتا ہے بقصد جنگ ثانی

عالم مین جنون کے شاد تھا مین
ہر چند کہ نامراد تھا مین

آزاد پڑا تھا سن کو مارے
عالم کی زبان سے تھا کنارے

تو نے مجھے لا کے وان سے اکبار
کس پیچ مین کر دیا گرفتار

جو مجھ سے وہ کوہ و دشت چھوٹا
لشکر نے ترے مجھی کو لوٹا

نے لیلی ہی میرے ہاتھ آئی
نے اوس سے رہی وہ آشنائی

اب دوستی کھیچ گئی سوی جبر
کیجے کس منہ سے دعوی صبر

ہی اب یہ یقین کہ تا بہ محشر
آویگی صبا نہ وان کی ادھر

یہ سچ ہی کہ دل سی دل کو ہی راہ
بیزاری سے اوسکی ہو نہ مین گاہ

اب یہ مرے درد کی دوا دے
مجھے مرے یار کو ملا دے

سن سوز و گداز قیس نوفل
بولا کہ کف فسوس مت مل

یون یاس سے تو گفتگو مت کر
اور رنج کی آرزو مت کر

غافل ترے کام سی مین کب ہون
مصروف اسی مین روز و شب ہون

یہ صلح یہ مصلحت مین کی تھی
کسواسطے فوج مین کمی تھی

جب اپنی حدود پر مین آیا
دیکھی گا کہ فتنہ پھر اوٹھایا

اک فوج گران بلاؤنگا مین
تب لجۂ خون بہاؤنگا مین

قاصد تھے روان رہ طلب مین
تھا جوش قبائل عرب مین

بغداد سے لیکے تا مدینہ
تھے دشت نورد اہل کینہ

چندے بخیال جمع انبوہ
تھا نوفل برگزیدہ چون کوہ

جب جمع ہوا تمام لشکر
با نیزہ و تیر و خود و خنجر

وان سوئے کمر مین گر پڑے تاب — یان رشتۂ جان ہو موج گرداب
وان بشرے کا رنگ گر زبون ہو — یان چہرہ تمام غرق خون ہو
وان گرد ملال دل پہ گر آئے — یان خاک مین جان و تن ہی ملجائے
آرام وہی ہی میرے جی کا — یارب نہو اوسکا بال بیکا
سچ ہے کہ بکوے یار جانی — مرنا ہے حیات جاودانی
جسکو نہو اپنی جان کا غم — کیا ہوے اوسے جہان کا غم
پرسندے نے جب سنا یہ مضمون — رویا وہ بہت بحال مجنون
نوفل بشرار ہاے شمشیر — اندام بلا سے تھا عرق گیر
تا وقت غروب تھی لڑائی — شام اتنے مین درمیان آئی
شب تیرہ ہوئی ستارے نکلے — شعلہ گیا چھپ شرارے نکلے
مردان سپاہ زخم خوردہ — آئے سوے خوابگاہ مردہ
لرزان تھی زمین برنگ سیماب — آتا اونھین اوسپہ کس طرح خواب
اتنے مین ہوئی جو صبح روشن — پنہان ہوا خاک مین وہ گلشن
گل پھولے جو تھے چمن کے جھڑ گئے — وہ نقش و نگار سب بگڑ گئے
مردان بارادۂ صف جنگ — کردند دگر بہ نیزہ آہنگ
لیلی کی جو فوج تھی بانبوہ — دبجاے تھا اوسکی شان سے کوہ
نوفل کو ہراس اوس سے آیا — تا صلح کا حرف منہ پہ لایا
قاصد کو اودھر کیا روانہ — ظاہر کرے تا کہ یہ فسانہ
کاے نامور زمانہ باصد — گو ہو مرے دل مین جنگ کی چاہ

تو ہم بھی نہین کچھ اتنے کم روز — ہی اپنے بھی سر مین جنگ کا شور
قاصد سنکر جواب پیغام — آیا سوے خیمہ کام ناکام
بار دگر اوسپہ ہو غضبناک — سکھلایا کہ کیون ہو کے بیباک
کای بیخبران مین بدبلا ہون — انسان خورندہ اژدہا ہون
ہے مجھسے تمھین کنار بہتر — اس جنگ سے ہی فرار بہتر
لیلے ہی اسیر دام محنت — کیا لطف ہی تم اوٹھاؤ ذلت
پیغام رسان نے جو یہ مضمون — ہر حرف سے جسکے ٹپکے تھا خون
جاکر کے کیا بہ تلخی اظہار — وہ صاحب لشکر گرانبار
آشفتہ ہوا بجوش آیا — ہو کر کے سلاح پوش آیا
آپس سے جب اوٹھ گئی صفائی — ہونے لگی یک دگر لڑائی
شمشیر زنی سے لاشین گر گئین — تلوارین کشاکشی سے گر گئین
مارے گئے جنگجو ہزارون — زخمی گرے روبرو ہزارون
جز مرگ نتھا کوئی نظر مین — تھے کشتون سے پشتے رہگذر مین
ہوتا تھا برائے قتل اُنہین — پیدا سر راہ دم الاخوین
لوہو سے جو رخت تر بتر تھے — گویا پر کالۂ جگر تھے
کرتی تھی بقبض روح تنگی — ہر لحظہ صدائے کوس جنگی
گویا تھی وہ جای جای نخچیر — آہو سے کٹے پڑے تھے وان شیر
کوئی تھا گلو بریدہ بسمل — باہر تھا کسی کے سینے سے دل
سر تن سے جدا کوئی پڑا تھا — کوئی خستہ بخاک لوٹتا تھا

گذرے دو سہ ماہ جب بعشرت — اور اوسکی برار آئی صحبت
بیٹھے تھے یہ ایکدن مقابل — یک روے و یک زبان و یکدل
غم دست فسوس مل رہا تھا — اور دور شراب چل رہا تھا
مجنون نے بشکوۂ زمانہ — بیتین کئی پڑھکے عاشقانہ
آغاز کیا سخن کو اس طرح — گل تازہ کرے چمن کو جسطرح
کاے بیخبر از غم فراقم — آگاہ نہ زاشتیاقم
تو اپنی ہی ناو نوش مین ہے — لیلی کب تیرے گوش مین ہے
کہنے سے تری ہوا مین عاقل — پر حال سے میرے تو ہے غافل
یہ حرف فریب رہگیا تھا — مطلب بھی فریب سے ترا تھا
دی نجد سی تونے مجکو دوری — پھر حکم کیا کہ کر صبوری
پھر وعدۂ گرم گرم دیکر — آیا ساتھ اپنے مجکو لیکر
حمام مین گرد تن دھلائی — پوشاک نفیس پھر پنھائی
مین شاد ہوا کہ دن پھرے ہین — پھر کوئی گذشتہ سن پھرے ہین
تھا وعدہ ترا کہ ہو خردمند — لیلی سے مین دونگا تجکو پیوند
سو دیکھ لے وہ بھی کر چکا ہون — لیلی نہ ملی تو مر چکا ہون
کی ٹک بھی اگر درنگ تونی — شیشہ مارا بسنگ تونے
نوفل بحدیث گرم مجنون — شد شعلۂ آتش جگر خون
یون حکم کیا مین ہون سفر پر — طیار ہو جلد میرا لشکر
کر عزم دیار سوے لیلے — پویان وہ ہوا بسوے لیلے

یون سیر وہ فرو تھا طالع آئی
سورج کو تھی جب سے چین آئی
ہو سست جو چھین لی زرہ کی کڑیان
جاتی تھین بدن سے بیچ کڑیان
شیشہ سے کمر مین وہ صفا تھی
بجلی سے بھی جس اور اثر ہوتی
بجلی اور عرب عمامہ سر سے
وہ فوج مین چون ستارہ مین ماہ
تا آب رسان تو آب پاوے
کچھ لطف نہین بشام پر نور
پروانہ چراغ سے رہے دور
قاصد نے دیا جو ہین یہ پیغام
پہونچا تھا سخن قریب و شام
جو لیلی کے باپ نے زبان پھیر
اتنا ہی کہا کہ ہان نگر دیر
گر آپکا قصد جنگ پر ہے
تیغ اپنی بھی روے سنگ پر ہے
گر غرق ہو کم بحر دو خنجر
قارورہ فکن ہے یان بھی شر
لیلی کی طلب ہے تجکو بے جا
ناحق نہ پکاؤ خام سودا
لیلی کا مقام ہے بہشت دور
وہ ماہ تمام ہے بہشت دور
لیلی کی ہوس مین روسے چرخ
پھرتے ہین بروز و شب مین ماہ و خورشید
لیلی پہ کرے ہوس کو ہرگز
لیلی پہ کرے ہوس کو ہرگز

ہے صاحب نام تو تو ای یار — پر بخت نہونگے میرے بیدار
کسواسطے تیرہ بخت مین ہون — پیچیدہ دام سخت مین ہون
ہوتے نہین تا نصیب رہبر — کام آوے ہے یار اور نہ یاور
ہو نہین تو شکستہ دل نہایت — گر مجھسے یہ ہو سکے عنایت
جو تشنہ کو جرعہ آب دیگا — کوثر بھی وہ در ثواب دیگا
اس کام کو رکھہ نہ تو ادھورا — کر دے یہ مرا سوال پورا
گر قصد ترا ہے یہ مسلم — تو ہے یہ مرا سوال اس دم
جبتک کہ نہ ہاتھہ اوسے دہ ماہ — اس کام سے کر نہ دست کوتاہ
جو مرد زبان پہ بات لاوے — ہی بات تو یہ کہ کر دکھاوے
کی یارون نے کوشش اسکی ہرچند — پر شاخ ہوس ہوئی نہ پیوند
ساعی تھے بہت حبیب میرے — پر وصل نہ تھا نصیب میرے
پابندی سے مجکو تو رہا کر — یا وعدہ کیا ہے سود فا کر
ایسا نہو کر کے اپنا قابو — برگشتہ ہوا اپنے قول سے تو
پھر مین ہون ادھر کا نی اودھر کا — اک فتنہ ہو درمیان پیدا
قابو طلبی سے ہو کے ناکام — بدنام ہون خلق مین مین بدنام
نوفل نے سن اوسکی بدگمانی — یہ سنکے کہا کہ اے فلانی
وے خستہ تیر آفت عشق — ہی فن تو مرا بھی محنت عشق
اس درد مین مین بھی مبتلا ہون — اس درد مین مین بھی پھنسا ہون
بے عشق نہین مرا دم سرد — ہم سن مین ترا ہون بلکہ ہمدرد

عالی نسب و بزرگ ہمت — شاہنشہ کشور شجاعت

تھا ذوق شکار اوس جوان کو — پھرتا لیے فوج بیکران کو

ہر دم لیے دام دار ہر سو — سرگشتہ پے شکار آہو

اک دن اوسے دشت سے قضا لا — نوفل کا بھی ہوگیا گذارا

رکھے بارادہ در کمان تیر — ہر غار پہ تھی تلاش نخچیر

دیکھا سر غار ایک رنجور — ہو جیسے کہ خشک مردہ در گور

محنت زدہ ستم رسیدہ — از دفتر دوستان جریدہ

زائل ہوش و حواس اوسکے — وحشی کئی آس پاس اوسکے

بیتین کئی در فراق محبوب — پڑھتا آہستہ جیسے مجذوب

مجنون کو جو اس طرح سے دیکھا — نوفل کے تئین ہوا پریکھا

پرسش کی اوسکی داستان کی — پرتاب سنوئی اوسی بیان کی

ہر چند کیا خطاب اوسنے — لیکن ندیا جواب اوسنے

آخر پوچھا کسی سے ہو تنگ — کسکے لیے ہی یہ اتنا بے ننگ

جو اوسکو خبر نہین بدن کی — جامے کی طمع نہ ہے کفن کی

بیٹھا ہی جو یون برہنہ عور — مجذوب سے اسکا جذب ہی دور

بتلایا کسی نے ایک زن ہے — عاشق اوسپر یہ مردہ تن ہے

جو کوئی ہے اوسکا نام لیتا — تب اوسکو ہی یہ جواب دیتا

جو باد ہے بوی دوست لاتی — ہی جان مین اوسکے جان آتی

جو سنجد سے ابر تر اوٹھے ہے — گریان ہو یہ شور کر اوٹھے ہے

جاتی رہی دست و پا سے طاقت — جون ہوئے ہی مرگ کیسی حالت

ہر سانس کے ساتھ تھا دم سرد — رخسارہ سرخ ہو گیا زرد

ہونٹھون پہ کبودی سی جو آئی — ماتم کی مسی کی تھی وہ لگائی

گہ ہاتھ جبین پہ رہگیا تھا — گہ چہرے کا رنگ ہی ہوا تھا

گہ تکتی تھی سوی خاک غمناک — پیراہن صبر تھا کبھی چاک

گہ اشک مژہ کے متصل تھے — گہ پلکون پہ پارہای دل تھے

نالش اوسے چرخ سے یہی تھی — کای چرخ یہ جاے کجروی تھی

ق

کیا تونے کیا ہی فتنہ یہ آہ — گر یو نہین ہوا تو مین بھی اللہ

وصلت کی شب اضطراب کرکر — رکھونگی گلے پہ لے کے خنجر

کیا غیر سے مجکو آشنائی — مین عقد مین قیس کے ہون آئی

اوس بن ہوا گر فرشتہ و حور — سایے سے مرے رکھے خدا دور

مجنون ستم رسیدہ عشق — بیچارہ جور دیدہ عشق

دل دادہ و دردمند شیدا — ہم صحبت وحشیان صحرا

بے مونس و بی رفیق و بی یار — سرگشتہ دشت عشق پر خار

نے کوئی شفیق و محرم اوسکا — بے جز غم دوست ہمدم اوسکا

یون پہونچے تھا اوسکو صدمۂ آہ — اوڑ جاوی ہوا سے جون پر کاہ

گذرے تھا بہ ہجر روی دلبر — ہر روز ہزار سال اوسپر

ہر پارۂ سنگ پر بصد درد — لکھتا کبھی شعر عشق پر درد

سمجھے کبھی خود کو خاک در خاک — تھا خاک پہ جیسے گوہر پاک

دل تیری طرف ہی لگے ہاہی
ہر وقت مری یہی دعا ہی

رشتہ تری عمر کا نہ کم ہو
اک دم مین تری ہزار دم ہو

تو خوش رہی سینہ چاک ہو مین
جیتا رہے تو ہلاک ہو مین

مطلوب ہی تیری زندگانی
گو مین نہون در جہان فانی

وان جیسا کہ تیرا دل طپان ہے
یان یاد تری ہی ہر زمان ہے

دوری سے مری نہ تو غمین ہے
نزدیک بدل ہی گو کہین ہے

معاودت نمودن لیلی از باغ و فریفتہ شدن بخت بن سلام و فرستادن قاصد

القصہ یہان سے اس بیان کو
تحریر کرے ہی یون سخنگو

یعنی کہ قلق نصیب لیلی
تھی جسکو نہ اک زمان تسلی

محمل مین بغیر یار بدنام
تھی جیسی اسیر تازہ در دام

عکس اوسکے جو رخ کا روزنہ تھا
رشک شب ماہ چاردہ تھا

ناگاہ کوئی جوان رعنا
اوس راہ سے تھا سوار جاتا

اعیان عرب سی تھا بمقدور
بخت ابن سلام سب مین مشہور

کرتے ہی نگاہ سوے لیلی
وہ ہو گیا محو روے لیلی

اوس کشتۂ عشق پر نظر کر
چپ ہو گیا ہاتھ دل پہ دھر کر

لیلی سے جو وہ دو چار گذرا
اک تیر سا دل کے پار گذرا

معشوق کا تک جو رخ نپایا
اوسوقت کچھ اوسکو بن آیا

۲۹

لیلی مجنون اردو

کرتی تھی یہ گفتگو کہ ناگاہ
جاتا تھا چلا کوئی سر راہ

کچھ شعر وہ طبعزاد مجنون
پڑھنے لگا تھا یہ جسکا مضمون

اے دوست منہ اپنا تک دکھا دے
بیمار کو دارو دے شفا دے

تا چند ترے لیے مرون مین
کس طور سے زندگی کرون مین

تو سیر بہار باغ مین ہے
یان تازگی دل کی داغ مین ہے

تو مائل سیر بوستان ہے
یان موسم عمر پر خزان ہے

تو محو صفائے آب جو ہے
یان آئینہ اپنے روبرو ہے

تو سرو کی قد کشی پہ ہی شاد
یان سرو سی ہے بلند فریاد

تو آب روان سے ہمقدم ہی
یان آنکھون مین جون حباب دم ہی

تو سبزے پہ کر رہا ہے رفتار
یان پار ہی دل سے نشتر خار

تو تاک کے سایہ مین کھڑا ہے
یان زیست کا دن بھی ڈھلگیا ہے

یعنی ہون ترے لیے مین مضطر
دن جھپ کٹے ہے روز محشر

ہر شب ہون بنالہ آہ روتا
تو کیونکہ ہے نیند بھر کے سوتا

یان بات سنین کسی کی بھاتی
صحبت تجھے کسکی ہی خوش آتی

خاموشی سے مجکو خوف ہی ہے
کس سے تجھے گفتگو رہی ہے

غم سے ترے اب تو شاد ہو نہین
کچھ تیرے تئین بھی یاد ہو نہین

دل میرا تو خاص تیرا گھر ہے
کیا جانیے جی ترا کدھر ہے

افسوس جو یون تری طرف ہو
وہ درد فراق سی تلف ہو

افتادہ ہو نہین بصد اسیری
کر میری شتاب دستگیری

خوش نغمہ جو بلبل چمن سے ہے
سو سن کی زبان طعنہ زن ہے

خم بار ثمر سے نخل ہر سو
ہو جس سے دماغ باغ خوشبو

صیاد کا نے خزان کا کھٹکا
نی مرغ کو باغبان کا کھٹکا

دل بیچ جو خار تھا خزان کا
اک پھول ہوا وہ گلستان کا

چلنے پھرنے مین تھی صبا گم
کرتی تھی قدم کو نقش پا گم

ہمراہ بتان لالہ رخسار
لیلی وہ فراق دیدۂ یار

آہستہ عصاے آہ دھرتی
جاتی تھی روش پہ سیر کرتی

مانند گل خزان رسیدہ
رنگِ گل حسن تھا پریدہ

پر پیچ تھے بال رشک سنبل
سو موج ہوا سے سب گئے کھل

عارض پہ بزور ناتوانی
لٹ زلف کی کرتی تھی گرانی

آنکھین تھین وہ اشک ریز اسطرح
نرگس سے گرے ہی اوس جس طرح

قد تھا جو وہ سرو کے قابل
سو اب ہی مثال سرو مائل

دیکھا جو ٹھہر کے آب جو کو
پایا گل زرد رنگ رو کو

کرتی کوئی سیر لالہ و گل
کوئی دیکھے تھی پیچ زلف سنبل

لیلی جون زلف پیچ در پیچ
سمجھے ہوئے اپنی زندگی ہیچ

کرتی کوئی سیر چادر آب
دھوتی کوئی پانون آسر آب

سیرابی سبزے کی نظر کر
لیلی رہجاتی چشم تر کر

گلبازی کوئی روش پہ کرتی
بلبل کی کوئی صدا پہ مرتی

لیلی دیکھے تھی ہو کے گریان
صد پارۂ دل بدست مژگان

۲۷

لیلی مجنون اسدی

اے راہ نورد کوہ و ہامون
اے باغ و بہار زندگانی
کس سے کہون یہ غم نہانی
اے مائل کوہ درد و محنت
اے بستۂ رشتۂ محبت
غمخوار مرے بتا کدھر ہے
میری بھی کچھ تجھے خبر ہے
کس درد کا مبتلا ہے بتلا
تجھ بن ترا حال کیا ہے بتلا
کس سمت کرون تماشا تیری
کس شغل مین اسقدر ہے مشغولی
کیا یاد مری تجھے کبھی بھول
جی چاہے ہے دیکھنا تجھے پھر
گلگشت چمن کرون تری ساتھ
ملنا ہے مرا محال تجھ سے
کیا جانے ترا ہے کیون اپنا حال تجھ سے
بچھڑون مین کے تری جگر کو

لیلی دھری اپنی سنہ پہ دامن — اور حلقۂ غم مین گرم شیون
پژمردہ دل و بجان ناشاد — مانند جرس زبان بفریاد
کب سیر ہوا اوسکا دل خوشی تھا — مجنون کی خیال ہی مین جی تھا
تا باغ سواری جبکہ آئی — کی باد صبا نے رہنمائی
سب ہمرہ لیلی دل افگار — محمل سے اوترا اوترکی اکبار
آئین در باغ بیچ اسطرح — ہو آمد گل چمن مین جس طرح
نکہت بھی چمن سے باہر آئی — گلدستۂ شوق نذر لائی
اطراف چمن کا دیکھ انداز — یون کلک ہوس ہوا سخن ساز
بلبل کو حسد سے داغ کیجے — تعریف بہار باغ کیجے

داستان در تعریف باغ و سیر نمودن لیلی

گلرنگ زمین باغ ساری — ہر سمت کو نہر آب جاری
ہر شاخ مین کوپلین بھری ہین — سیرابی سے کیاریان ہری ہین
ہر نافۂ غنچہ مشک آمیز — سر سبز ہر اک نہال نوخیز
ہر شاخ نہال نو دمیدہ — ہر سرو جوان سر کشیدہ
گل دیکھ چمن مین دستہ دستہ — ہے دور حنا حصار بستہ
شبنم رگ گل پہ رکھے دندان — پرخندہ گل و شگوفہ خندان
ہر گل سے عرق ٹپک رہا ہے — خوشبو سے چمن مہک رہا ہے
ہر شاخ جھکی ہے بار گل سے — رنگین ہے چمن بہار گل سے

ہمدم ہی کوئی نہ ہم نفس ہے
اک شعلہ محیط خار و خس ہے

نے جی کو ہی تاب نے تحمل
تھا پردہ ضبط سو گیا کھل

ہے کون جو میری حالت زار
جا کر کرے پیش دوست اظہار

جی ہی پہ مرے تو آ بنی ہے
کیا جانیے اوسپہ کیا بنی ہے

جون تون کہ کٹے ہی یان تو دن رات
کیا جانیے اوسکی کیا ہی اوقات

بن اوسکے نہین ہی مجھے چین
کیا بی مرے وہ نہو گا بے چین

بیمار ہو مین تو اوسکے غم سے
جی دیوے گا وہ مرے الم سے

ای عشق یہ درد ہجر تا چند
سرگشتہ رہی وہ اور مین پابند

اب جذب کو اپنے دل مین جا دے
عاشق ہی مرے مجھے ملا دے

تعمیر یہ دل کی ہے خرابی
بنیاد وصال کر شتابی

یا ہجر کا دل سے غم نکلجاے
یا آہ کے ساتھ دم نکلجاے

اب رکھ نہ اسیر درد ہجران
بی دوست ہی خانہ مجھپہ زندان

جون حجری مین گھر کے جیتے جی یون
مردے پہ عذاب قبر ہو جون

ہین خاک مین ملنے کے سب آثار
جی ڈھاتے ہی اب ہر ایک دیوار

ہر گوشہ و در سے دق جو دل ہی
چھاتی پہ ہر ایک سقف سل ہی

ہر نقش جبین بام و در در
پر چین ہی میری آب و گل پہ

محراب ہر اک ہے تیغ خونریز
مرغول ہی زلف وحشت آمیز

اس کلبۂ غم سے کس طرف جاؤن
واشد نہین دل کو جسطرف جاؤن

آخر اک روز لیلے زار
بے یار ہوئی جو گھر ہی بیزار

کیا کہیے کہ حالت مری
تھا شعلہ حسن اس چمک مین
جون ماہ عمار ہی فلک مین
قندیل فلک ہو جون پلا نور
سر کرم نظارہ خوش دلون مین

کہتی تھی یہ تا کہ ہو تب اثبات
آیا تھا مجھے عرق بہت رات

دیکھ آپ کو اپنی یار سے دور
دنکو کبھی روتی گروہ رنجور

لوگونکو بلا کے یہ سناتی
مرگ اپنی مجھے ہے یاد آتی

موہوم ہے اپنی زندگانی
یعنی ہے جہان سرائے فانی

مانند حباب ہم مین کیا ہی
کیا جانیے ایک دم مین کیا ہی

یون کہتی تو ہین کہ ہین ہین ہم
پر غور کرو تو کچھ نہین ہم

کیا کیا ہی جہان سے جی کو مطلب
لیکن دم مرگ ہیچ ہے سب

چھوڑا اپنا یہ لطف بزم خانہ
سب جاتے ہین یا نسی بیگانہ

دنیا ہے تمام جاے حسرت
کچھ اسمین نہین سوائے حسرت

یہ کہکے یہ درد دوری یار
رونے لگی زار زار اکبار

جس رات وہ دردمند و بیتاب
رہتی بخیال یار بے خواب

اک دل سے ہزار نالے کرتی
جی مین دم عشق دوست بھرتی

لوگونسے یہ کہتی بھر دم سرد
لو جلد خبر کہ دل مین ہے درد

کچھ حالت یار دل مین کر یاد
کرتی کسی شب اگر وہ فریاد

کہتی نہین خامشی کا یارا
عقرب نے مجھے ہی نیش مارا

ہر شب یہ بہانہ کرتی رہتی
روز آفت تازہ جی پہ سہتی

بیتابی دل زیادہ تر تھی
ہر مرتبہ حالت دگر تھی

یون ہی اوسے شام اور سویرے
رہتا اوسے ہجر دوست گھیرے

رکھتا قلق اوسکے دل کو درہم
جز آہ ولے نہ مارتی دم

رونے پہ مرے نہ چشم نم کر — مین لائق غم ہون تو نہ غم کر
حالت پہ مری نہ رحم کھا تو — مجھ کشتۂ غم سے ہاتھ اوٹھا تو
ہر دم ہی اجل سے کار مجکو — جیتون مین نکر شمار مجکو
جاتا نہین مجھسے غم کا آزار — تو جان کہ مرچکا یہ بیمار
اب نوع دگر ہی حال میرا — زنہار نکر خیال میرا
جانے دی کہ غم سے تنگ ہون مین — اوس در پہ مرون اگر مرون مین
کرتا تھا پدر سے وہ یہ گفتار — جو ہو گئے اوسکے زرد رخسار
بے نشتر و بے طبیب و بے فصد — چھٹنے لگی اوسکے ہاتھ کی فصد
خون گرم بہا جو آستین سے — پیچیدہ اوٹھا دھوان زمین سے
دیکھا جو پدر نے خون فرزند — سب بھول گیا نصیحت و پند
اوٹھا جو وہ پیر مضطرب ہو — مجنون کہنے لگا پدر کو
غم کھا نہ پدر کہ غم نہین کچھ — راحت سے یہ رنج کم نہین کچھ
بیوجہ نہین یہ خون بہا ہی — نشتر رگ یار پر لگا ہے
وان نیش لگا بدست محبوب — میری رگ و پے مین یان گیا ڈوب
ظاہر مین جدا جدا بدن ہین — باطن مین ہم ایک دونون تن ہین
وان ہی رگ دست یار مین درد — یان میرا الم سی رنگ ہے زرد
تا زیست جدا مین اوس سے کدھون — وہ روح ہی اور مین جسد ہون
یہ کہتے ہی لیکے نام لیلے — دوڑا وہ سوی مقام لیلے
با چہرۂ زرد و دست پہ خون — کرتا تھا فغان و آہ مجنون

مین لائق غم ہون تو نہ غم کر
مجھ کشتۂ غم سے ہاتھ اوٹھا تو
جیتون مین نکر شمار مجکو
تو جان کہ مرچکا یہ بیمار
زنہار نکر خیال میرا
اوس در پہ مرون اگر مرون مین
جو ہو گئے اوسکے زرد رخسار
چھٹنے لگی اوسکے ہاتھ کی فصد
پیچیدہ اوٹھا دھوان زمین سے
سب بھول گیا نصیحت و پند
مجنون کہنے لگا پدر کو
راحت سے یہ رنج کم نہین کچھ
نشتر رگ یار پر لگا ہے
میری رگ و پے مین یان گیا ڈوب
باطن مین ہم ایک دونون تن ہین
یان میرا الم سی رنگ ہے زرد
وہ روح ہی اور مین جسد ہون
دوڑا وہ سوی مقام لیلے
کرتا تھا فغان و آہ مجنون

مین لائق غم ہون تو نہ غم کر
مجھ کشتۂ غم سے ہاتھ اوٹھا تو
جیتون مین نکر شمار مجکو
تو جان کہ مرچکا یہ بیمار
زنہار نکر خیال میرا
اوس در پہ مرون اگر مرون مین
جو ہو گئے اوسکے زرد رخسار
چھٹنے لگی اوسکے ہاتھ کی فصد
پیچیدہ اوٹھا دھوان زمین سے
سب بھول گیا نصیحت و پند
مجنون کہنے لگا پدر کو
راحت سے یہ رنج کم نہین کچھ
نشتر رگ یار پر لگا ہے
میری رگ و پے مین یان گیا ڈوب
باطن مین ہم ایک دونون تن ہین
یان میرا الم سی رنگ ہے زرد
وہ روح ہی اور مین جسد ہون
دوڑا وہ سوی مقام لیلے
کرتا تھا فغان و آہ مجنون

اوس لب کا سدا بیان کرونمین
اوس تن پہ نثار جان کرونمین

الفت رہے اوسکی تا بمردن
قمری کے مثال طوق گردن

بے بادۂ عشق یار خون ریز
پیمانۂ عمر ہو نہ لبریز

مین عشق مین گرچہ مر رہا ہون
جی یار کے نذر کر رہا ہون

خطرہ ہی ولے یہ مجکو ہر دم
لیلی کو نہو کہین مرا غم

دل پر مرے جور ہو جفا ہو
جی اوسکا ولے نہ تک خفا ہو

غم مجکو بہ بحر خون ڈبووے
پر وہ کف پا تو تر نہووے

ہو چشم سے سیل گریہ جاری
ہو اوسکے نہ دل کو بیقراری

کانپے نہ ہوا سے وہ سمنبر
ای عشق جو کچھ کہ ہو سو مجھپر

ہے مجکو قبول اپنا مرنا
پر دور ہی اوس سے شکوہ کرنا

گر غم سے مین زار بال سا ہون
اک موے سر اوسکا کم نچاہون

مجنون کی سنی یہ جبکہ تقریر
باپ اوسکا ہوا کمال دلگیر

باتون سے پسر کی ہو کے مایوس
ملنے لگا ہاتھ با صد افسوس

پھر بولا کہ اے ستم رسیدہ
وے محنت عاشقی کشیدہ

سمجھا تھا مین تو دعا کریگا
اس غم کی گرہ کو وا کرے گا

سو تونے تو عشق کی ثنا کی
اور واسطے اپنے بد دعا کی

اس کام کو آخرش نچھوڑا
لیلی کی طلب سے منہ نہ موڑا

یہ کہکے پدر گھر اوسکو لایا
اور رو رو کے اسطرح سنایا

لیلی کی پسر نہ اب ہوس کر
جی اپنا ندے ترس ترس کر

ہوگا تو مرا عصا سے پیری
رحلت مین کرونگا دستگیری

ہووے گا تو جانشین مسند
افسوس اسے روشنی جان تو

تھا میرا چراغ دودمان تو
سو عشق نے تجھسے مجکو کھویا

رکھتا ہی نہ تھا پسر مین گویا
مجنون یہ پدر کی باتین سنکر

مین غمزدہ اے پدر کرون کیا

ہر شب ہو نہین تیری غم سی روتا — اک پل نہین درد دل سے سوتا
سر رشتۂ عمر کھو چکا ہون — لے جلد خبر کہ ہو چکا ہون
اک جی کو ہزار درد و غم ہی — اب لطف کہ تاب صبر کم ہی
مرتا ہون نت آہ دمبدم سے — ہوتا ہون ہلاک درد و غم سے
ہے حال بہت زبون میرا — کر ہاتھ سے اپنی خون ہیرا
مجنون کی یہ دیکھ حالت زار — ناچار پدر بچشم خونبار
پکڑے بامید دست فرزند — آیا سوے کعبہ آرزومند
مجنون سے کہا کہ ای دل افگار — ہے خانۂ کعبہ کی یہ دیوار
یہ جاے امید انس و جان ہے — یان سر بسجود اک جہان ہے
اس در کے گدا و شہ ہین ممنون — یان پاے ہی عقل رفتہ مجنون
ہر اک کے مرض کو یان شفا ہی — ہر درد کی اس جگہ دوا ہی
ملتی ہے یہین مراد ہر دل — یان مقصد دو جہان ہی حاصل
یان سبکا حصول یہ دعا ہی — حاجت گہ نیک و بد یہ جا ہی
ہے وقت بسجدہ رکھکی سر پیش — کر تو بھی دعا یہ ای جگر ریش
کا ہی خالق و چارہ ساز عالم — مین خستۂ درد و محنت و غم
یارب بتصدق خدائی — پاؤن غم عشق سے رہائی
مقصود ہے یہ دعا سی مجکو — آزاد کر اس بلا سے مجکو
پس عشق سی مین پناہ پاؤن — اس کوچی کی پھر نہ راہ پاؤن
دور آنکھون سے میری یہ نشا ہو — ہشیاری سی عقل آشنا ہو

وہ واقف درد و لذت غم — تھا شیوۂ عاشقی سے محرم
وہ چارۂ کار بے قراران — حاجات دہِ امیدواران
تھا شیوۂ عاشقی سے آگاہ — رکھتا تھا نہفتہ دل مین اک آہ
خو کردۂ لذت غم و درد — پروردۂ حسرت و دم سرد
جام مے عاشقی سے مخمور — پہلو مین برنگ شیشہ دل چور
وہ کامل فن عشق بازی — جون شمع تھا صرف جانگدازی
تھا عشق سے یہ کچھ اوسکو حاصل — تھا چارۂ عاشقان پہ مائل
اوس سے پدر شفیق مجنون — کہنے لگا یہ بچشم پر خون
ای ہادی عاشقان بیدل — وے رہبر گمرہان منزل
ای صبر دہ پراضطراران — وے چارہ گر امیدواران
ای راست زبان و دی نکو فال — فرزند کا میرے ہی عجب حال
دانائی سے کب کا جا چکا ہی — دیوانۂ عشق ہو گیا ہی
سوجھے ہی اوسے بلند و پست — رہتا ہی مدام بیخود و مست
ہر دم اوسی خو ہی آہ بھرنا — چھٹتا نہین اوس سے گریہ کرنا
ہر آن وہ بیقرار و غمناک — سو جا سی کرے ہے پیرہن چاک
ٹکڑے کیا جامہ جو کہ پہنا — بھاتا ہی اوسے برہنہ رہنا
کچھ ایسا ہو جو وہ غم رسیدہ — چندی رہے گھر مین آرمیدہ
آنکھین رہین اوسکی اشک سے پاک — ہر لحظہ کرے نہ پیرہن چاک
وہ پیر زمانہ دیدہ اکبار — کہنے لگا ای پسر کے غمخوار

وان تکیہ نفیس پاک بستر — یان بالش سنگ و خاک بستر

وان مشغلہ تازہ ہر نفس ہی — یان صحبتِ وحشیان ہی بس ہی

وان پوشش تن حریر و دیبا — یان تن پہ ہی خاک دشت زیبا

وان جوش حیا و شرمناکی — یان زور تلاطم ہلاکی

وان سر پہ ہجوم عنبرین مو — یان ظلمت گرد دشت بر رو

وان فندق دست و پا نگارین — یان دامن و جیب خون سے رنگین

کچھ یان نہین غیر مایۂ عشق — ہین خاک بسر بسایۂ عشق

سن باپ یہ گفتگوے مجنون — تکنے لگا رو کے سوی مجنون

پھر بولا کہ اے ثنا گر عشق — وے تخت نشین کشور عشق

کب قصد مین بے سبب کیا ہی — لیلی نے تجھے طلب کیا ہی

تو جیسے ہی غم سے بیخور و خواب — وہ بھی ہی بغیر تیرے بیتاب

یہ سنکے وہ مبتلاے لیلے — پوینده ہوا براے لیلے

فریاد و فغان و آہ کرتا — جاتا تھا قدم خوشی سے دھرتا

پر طاقت رہروی جو کم تھی — لغزش پاؤن کو ہر قدم تھی

مستی مین فریب عشق کھائی — جاتا تھا چلا قدم اوٹھائی

از بہر بت پری شمائل — ہوتا تھا کبھی بگریہ مائل

کہتا تھا پدر سے گاہ خوش ہو — لیلی نے کیا ہی یاد مجکو

یا اوسکے ہی دل نی کچھ تپش کی — یا جذبۂ عشق نے کشش کی

یا بر سر رحم چرخ لایا — مرتا مجھے جان کر بلایا

تکیہ مین حضور یار جا کر
سر پہ رکھ کے دعا کیا کرو
جہان مین دو دعا ہو گا
وہ شعلہ حسن اور مین بیتاب
آتش پہ پھر سے نصیب یاوری
جو یار کا جی ہے بیتن کو کیو
دیکھا چون گا دوا نہین کو کیو
سوے سر دیکھ میرے عریان
ناظر نہو یار کی پریشان
کیا ذرہ کرے ہوا سے خورشید
کیا خاک شین وہ مہر ذرہ خاک
ہین خاک روش عبد ہو ذرہ خاک
کیا دو جو تن اوسے نظر آئے

جی مین نہ غبار اپنے لیجائے
حالت جو مری یہ دیکھ پاوے
اوسکو نہ کہین حجاب آوے
کہتا یہ سخن کہ بخت جاگے
جاتا تھا پدر کے آگے آگے
ہوتا کبھی رام بالضرور
وحشت سے کبھی کری تھا دوری
آہو کی سی وحشت اوس سے پیدا
ڈرتا کبھی اپنے سایے سے تھا
لیلی کی طلب کبھی بھلا کر
تھا تنگ جو جاے تھا سل سا بیٹھ جا کر
ہر گام پہ اوسکو تھا مچلنا
وہ پیر زمانہ دیدہ و دم
وان ایک بھلا سے کے آیا جانب شہر
حاجت کی جملہ پنک و بدر تھا
مین کیا کہون تھا خوف و ہراس
روشن دل و عارف حق اندیش

کرتا ہی جو گفتگوے الفت — کچھ آتی ہی تجھسے بوے الفت
بولا پدر اے عزیز از جان — مین باپ ترا ہون مجکو پہچان
فرقت سے تری زبس پڑا کام — نے چین ہے دن نہ رات آرام
مجنون نے کہا مجھے خبر کیا — کہتے ہین پسر کسے پدر کیا
جز دوست نہ دیکھی مینے شی کچھ — لیلی کے سوا بھی اور ہی کچھ
الفت مین جو آپ ہی کو کھووے — کیا یاد کسی کی اوسکو ہووے
گم ہو جو ہزار آرزو سے — ملتا ہے کسے وہ جستجو سے
سمجھا وہ ہے غرق عشق فرزند — بے فائدہ ہے نصیحت و پند
مجروح جو تیغ عشق کا ہو — یہ مرہم پند سے وہ کیا ہو
دیوانۂ دردمند ہے یہ — کس آگ کا اب سپند ہے یہ
جو محو خیال یار ہووے — وہ اور سی کب دوچار ہووے
آخر یہ کہا کہ اے دل افگار — ہی پند سے میری گر تجھے عار
کرتا نہین لے مین کچھ نصیحت — پر میری بھی تجکو کچھ ہی الفت
یہ کہکے جو زار زار رویا — مجنون بے اختیار رویا
پاؤن پہ پدر کے گر کے اکبار — کی آہ و فغان بچشم خونبار
سن نالۂ دردناک مجنون — اک بار ہوا پدر کا دل خون
بیحال پسر جو اوسنے پایا — پاؤن سے اوٹھا گلے لگایا
منہ اپنا ملا رخ و جبین سے — آنسو کیے پاک آستین سے
ملنے لگا دست و پاے رنجور — دامن سے غبار رخ کیا دور

نہ غم تجھے دوری وطن کا
نے ہوش کچھ اپنے تن بدن کا

نے آب و خورش کا دھیان تجکو
پیاری نہین اپنی جان تجکو

نے ہوش لباس و تن کا تجھ مین
مقدور نہین سخن کا تجھ مین

اتنا ہی تو کس لیے پریشان
جاتی رہی تجھ سے انس خویشان

گھر بار سے تو نے منہ کو موڑا
کیا جی پہ ٹھنی جو سبکو چھوڑا

کہ کس نے دیا نکال گھر سے
وحشت ہی جو تجکو بام و در سے

یہ درد یہ غم یہ ناتوانی
برباد گئی تری جوانی

کی غم نے تری یہ خستہ حالی
جو ہو گیا صورت خیالی

تن زار ہوا یہ آہ تیرا
جانا نہ مین جو پسر ہی میرا

اے عاشق نامراد لیلے
دیکھی نہ سراے یاد لیلے

لیلے لیلے جو تو پکارا
تب راز ہوا یہ آشکارا

یارب کہ اسیر رنج دوری
ہووے نہ قرین ناصبوری

مان کا تری حال ہی دگرگون
ہی یاد تری ہی اوسکو مجنون

دیکھے ہے وہ بنت بنالہ و آہ
لے صبح سے شام تک تری راہ

روتی شب و روز رہتی ہی وہ
بیچین ہو یا یہ کہتی ہے وہ

مجنون کی مجھے خبر نہ آئی
صورت وہ کہین نظر نہ آئی

گہ کہتی ہے تھام کر کلیجا
خط بھی مرے لال نے نہ بھیجا

جس روز سے تو جدا ہوا ہی
مین کیا کہون اوسکو کیا ہوا ہی

مطلق نہین اپنا ہوش اوسکو
غم رکھے ہی بنت خموش اوسکو

لیلی مجنون

۱۷

غم اوسکو تری ہی بیچینی کا ہی
ہے داغ بدل بصورت ماہ
نے شام نہ چاشت ہی وہ آگاہ
بیٹھی رہتی ہے وہ تری آس
نے خادمہ نے کنیز ہی پاس
رکھتی ہے وہ دل فسردہ و زار
تنہائی مین گریہ سے سروکار
دن رات ترے خیال مین ہے
یہ بات ترے خیال مین ہے
پھر تجھ کو نہ یاد اپنے گھر کی

دل ٹکڑے جگر سے آہ کرتا
ہر سمت چلا نگاہ کرتا

گہ سوی فلک نگاہ کرکے
کہتا آنکھون مین اشک بھرکے

کیون تو نے فلک یہ کیا دکھایا
مجھسے مری لعل کو چھڑایا

کیا مجھ ہی سی تھا تجھے یہ کینا
گوہر مجھے دیکے تو نے چھینا

خواہش مین پسر کی جب ہوا پیر
تب کی تھی دعا نے میری تاثیر

تقدیر مین میری تھا جو فرزند
یکچند رہا دل اوس سے خرسند

سو میرے ہمائے بخت کا صید
ہی دام بلائے عشق مین قید

دل تھا مرا جس سے شاد و خرم
ہی عشق مین اوسکا حال درہم

پالا تھا جسے بناز و نعمت
ہی غم سے کچھ اور اوسکی حالت

کی جسنے کبھو نہ رہ نوردی
قسمت مین ہی اوسکی دشت گردی

گل دیکھ جسے فگار ہووے
اوس پا کو خارش خار ہووے

آغوش مرا ہو جسکی جاگہ
وہ خاک فتادہ ہو سرہ

کہتا ہوا یہ بچشم پر خون
جاتا تھا وہ در تلاش مجنون

اک دشت سی ہو کے باصد اندوہ
پہونچا جو وہ زیر دامن کوہ

ہر سنگ سے سر کو مارتا تھا
مجنون مجنون پکارتا تھا

وہ عاشق زار روے مجنون
سرگشتہ جستجوے مجنون

اک گوشے مین دیکھی کیا بصد غور
یعنے کہ پسر کا حال ہے اور

نے سرو سا قد نہ گل سا وہ رو
نے چشم وہ رشک چشم آہو

نے صبح سے وہ جبین گلفام
مو سر پہ ہجوم ظلمت شام

وان ہو دیگی چشم سرمہ آلود — یان سوختہ سینہ دل پر از دود
وان شکل کمان بھوؤں مین خم ہی — یان جان ہی گوشہ گیر غم ہے
شمع رخ یار وان شب افروز — یان آتش عشق ہی جگر سوز
شور اوسکی وہان شکر لبی کا — یان تلخ مزا ہے زندگی کا
صد رنگ وہ گل وہان ہی خندان — یان ہین لب حیف زیر دندان
وان صورت غنچہ ہی دہن تنگ — یان دل مین ہی معنی سخن تنگ
وان رشک ستارہ گوہر گوش — یان چشم مین بحر اشک کا جوش
وان تکمہ گلے مین خوشنما ہی — یان حلقہ غم گلے پڑا ہے
وان حرز کی لوح سینے پر ہی — یان حرف کسی کے جینے پر ہی
وان بال سے وہ کمر ہی باریک — یان آنکھون مین دو جہان ہی تاریک
وان لمعۂ نور ران اور ساق — یان ضعف سی جنبش قدم شاق
وان قد اوسکا ہی رشک شمشاد — یان غم سی دوتا ہی سرو آزاد
وان نازکی چال ہر قدم ہی — یان جان ہی پایمال غم ہی
لیلی کے خیال ساتھ مجنون — کہتا تھا یہ کر کے دل جگر خون
یارب مین غریب غم رسیدہ — آزردہ دل جفا کشیدہ
کس سے کرون درد غم کی فریاد — جو جان ہو بند غم سی آزاد
کس سے کہون دل کی بیقراری — کسکو مین دکھاؤن اپنی زاری
اک دم نہین خوش مزاج ہونمین — اس درد سے لاعلاج ہون مین
غم گھیرے ہی کس طرح نکلجاؤن — برق آگری کاش جسمین جل جاؤن

کیا فائدہ عشق بتون کا ہو وے
ہین تنگ جہان تنگ دہن تنگ
یا صورت گرد باد جنگل
کر تنگ بھرون غم سی جان تنگ
اے کاش مین بستا نہ ہوتا
جو ہوتا نہ مین آدمی نہوتی
خلقت مری آدمی نہوتی
جو عشق مین یہ آفتین نہ گزرتی
جو ہوتا نہ دست سے دیکھے بن نہ ہوتی
یا صاحب درد دل نہوتا
جو عشق ہی درمیان نہ آتا
فریاد و دست گی پہ غم برباد
رفتن پدر مجنون بتلاش مجنون و ہمراہ آوردن مجنون و ہمراہ

پھر رخت کو تار تار کر کے
دیتا تھا وہ پھونک آگ دھر کے

سوتا کبھی رکھکے زیر سر ہاتھ
اوٹھہ بیٹھتا گاہ سر پہ دھر ہاتھ

بیچین جو فرط غم سے ہوتا
سر زانو پہ رکھکے دیر روتا

نے منزل بود و باش تھی یاد
ماں باپ کی نے تلاش تھی یاد

جس جس کا گذر اودھر سی ہوتا
مجنون کی وہ بیکسی پہ روتا

الفت کا جگر مین درد اوسکے
ہر کوچے کی منہ پہ گرد اوسکے

بے یار و غریب و خستہ احوال
آزردہ دل و شکستہ احوال

سُنہ کثرت مردمان سی موڑے
دلتنگ ہو وہ جگہ بھی چھوڑے

لیلی لیلی زبان سے کہتا
صحرا مین خراب پھرتا رہتا

عشق اوسکو جو غم سی تنگ رکھتا
چھاتی پہ اوٹھا کے سنگ رکھتا

جون شمع جگر گداختہ تھا
بے یار حواس باختہ تھا

گہ ہوتا خیال یار سی شاد
کرتا کبھی خوب رو کے فریاد

کہتا کبھی ہاے ہاے لیلے
مین تجھسے جدا ہون وای لیلے

کہتا کبھی ہاے کیا کرون مین
اس درد کی کیا دوا کرون مین

نے عشق سے مین پناہ پاؤن
نے بر در دوست راہ پاؤن

دم آن کے سینے مین رکی ہے
آہون سے دل و جگر پھنکے ہے

کھویا گیا نام و ننگ مجھسے
ہے جان مری بہ تنگ مجھسے

نشتر سے چھدے ہی ہر رگ و پے
سوراخ ہر استخوان ہی جون نے

ہی سر مین جنون عشق کا شور
غم کا دل ناتوان پہ ہے زور

راضی اگر اس سخن پہ ہون مین — قوم اپنی کو کیا جواب دون مین
جبتک کہ نہو وہ صاحب ہوش — اسبات کو کیجیے فراموش
سنکر یہ جواب یار اکبار — نومید اوٹھے وہانسے ناچار
آزردہ و گریہ ناک و پرغم — سب آئے یہ حیف کرتے باہم
مجنون کو جو آج سوے لیلی — جانے سے ہماری تھی تسلی
اب کیا اوسے ہم جواب دینگے — کس منہ سے یہ ماجرا کہینگے
کس درجہ امیدوار ہوگا — کس مرتبہ انتظار ہوگا
ٹھہرا نہ وصال یار افسوس — واحسرت و صد ہزار افسوس
کرتے یہ بیان آخر کار — منزل مین سب اپنی آئے اکبار

نصیحت کردن پدر مجنون مجنون را

گویندے کی یانسے یون ہی تقریر — یعنے یہ کرے ہے خامہ تحریر
بیٹھا تھا جہان بچشم پرخون — وارفتہ عشق یعنے مجنون
تھی دل سے زبسکہ غم کی کاوش — تکتا تھا بصد ہزار خواہش
گھیرے جو فوج غم کی صف تھی — حسرت سے نگاہ ہر طرف تھی
ہر اک نے بصد ہزار منت — کی آن کے اس طرح نصیحت
ٹھہرائی تھی جو کہ ہمنے تدبیر — وہ پیش گئی نہ پیش تقدیر
اب اپنے کہے کو مان اتنا — لیلی کا نکر تو دھیان اتنا
دے دل کے تئین قرار و تسکین — برباد نجائے جان شیرین

کہتا کوئی عاشقی نہین خوب
جی جاتے ہین بحر عشق مین ڈوب

یہ جسکی زبان سے پند سنتا
جون شعلۂ شمع سر کو دھنتا

آگاہی یافتن پدر مجنون از فریفتگی او بر لیلی و خواستگاریش از پدر او

ہے یان سی روایت اسطرح اب
آگہ ہوا قیس کا پدر جب

اس سے کہ پسر ہے رفتہ از ہوش
کھانے لگا اوسکا خون دل جوش

دیکھی یہ پسر کی جبکہ حالت
اسکو بھی ہوئی پٹ ملالت

آنکھین ہوئین نم تو دل بھر آیا
ناچار ہو تب زبان پہ لایا

کای دیدہ وران و ہوشیاران
دی داروی درد بیقراران

ہون عشق پسر سے غم رسیدہ
آگاہ کرو کہ یہ ہوا کیا

کیا بات دل اوسکے مین سمائی
جو مان سے بھی اوسنے کی جدائی

یہ کسکا ہوا غم اسکو پیدا
ہے کون ہوا یہ جسپہ شیدا

تھے محرم راز قیس جو جو
سب حال کہا اونھون نے رو رو

عاشق کا بھی ماجرا سنایا
معشوق کا بھی پتا بتایا

سن قصۂ حال زار فرزند
یہ غم ہو کچھ کچھ ایک خرسند

پھر بولا بخاطر پریشان
اب کیجیے جو ہو صلاح خویشان

اعیان قبیلہ جمع ہو کر
بولے کہ یہ ہے صلاح بہتر

باحشمت و جاہ و بردباری
خود چلیے برائے خواستگاری

تیار ہو تب تو سب بتوقیر
خوش خوش ہوئے سوئے نجد رہگیر

غرفہ مجنون را

ناگہ نشستگاہ لیلے — مجنون پہ پڑی نگاہ لیلے
رکھی اوسے دیکھکر پریشان — انگشت دریغ زیر دندان
عاشق کو جو دیکھا غم رسیدہ — دھونے لگی منہ بآب دیدہ
آلودہ بہ گرد وہ سراپا — ڈوبی یہ عرق مین سر سے تا پا
دیکھا جو اوسے بآہ وزاری — کرنے لگی یان یہ بیقراری
تہ گرد کی اوسکے تھی بدن پر — تھا بار لباس اوسکے تن پر
عریان تھا بے کلاہ وان سر — افسوس سے ہاتھ یان جبین پر
وان درد سے تھا وہ دست بر دل — یان عشق سے تھی شکست بر دل
وہ فرش زمین پہ پا بزنجیر — مسند پہ یہان یہ غم کی تصویر
وہ کتنے دنون سے بیخور و خواب — تھی جذبہ عشق سے یہ بیتاب
کرتا تھا وہ گفتگو پریشان — کرتی تھی یہ جمع مو پریشان
وہ صورت موج بیقراری — یہ غرق بہ بحر شرمساری
بسمل کی طرح سے وہ پھڑکتا — دل سینے مین اسکا تھا دھڑکتا
وہ آتش عشق سے پھکے تھا — یان ضبط سے اسکا دم رکی تھا
مجنون کی نظر گئی جو اودھر — جس غرفے مین تھی وہ ماہ پیکر
اکبار جگر سے کھینچکر آہ — بیٹھا چون گرد آسرا راہ
خورشید نمط وہ مہ بافلاک — بیتاب یہ جیسے ذرہ خاک
وان جلوہ حسن لیلی افزون — یان خاک بسر وکشیدہ مجنون

آگاه شدن مادر لیلی از عشق مجنون و نظر بند نمودن لیلی را

لیلی کا ہوا جو بند آنا — مجنون بجنون ہوا فسانا
دیکھا جو اوسے نہ پاس اپنے — پائے نہ بجا حواس اپنے
لیلی سے ہوئی جو اوسکو دوری — کی آہ و فغان بہ ناصبوری
دل عشق کی کوفت کھا ذلا گا — جی آب و خورش سے دور بھاگا
تھا دل مین جو بحر عشق کا جوش — کرتا کبھی شور گاہ خاموش
از بہر تجسس دلارام — جھک جھک کبھی دیکھتا در و بام
کرتا کبھی دیکھنے کی گھاتین — کرتا کبھی آپ ہی آپ باتین
رک کر گہے زار زار روتا — اوٹھ بیٹھتا گاہ سوتا سوتا
کرتا کبھی چاک پیرہن کو — ملتا گہے خاک سے بدن کو
ہر کوچے مین بیقرار پھرتا — غش کھا کے ہر ایک در پہ گرتا
پڑھتا کبھی کہکے شعر پر درد — رو کر کبھی کھینچتا دم سرد
تنگی ہوئی اوسکو اپنے دم سے — کھٹنے لگا کاہش الم سے
مکتب کی طرف کبھی وہ آکر — کہتا تھا انیسون کو سنا کر
لیلی کو نہین ہوئی رہائی — پڑھنے کو وہ اب تلک نہ آئی
پردے مین عبث اوسے بٹھایا — جاتا ہے چاند کب چھپایا
کوئی اوسکے پدر کو اتنا سمجھائے — معشوق ہے اوسکا جی نہ گھبرائے
یہ کہتے ہی باد تند سا وہ — وحشت وہان سے بھی گیا وہ

ہم سن کئی لڑکے اوسکی خاطر
رہتے تھے ہمیشہ پاس حاضر

جب سن تمیز کو وہ پہونچا
عالم ہوا کچھ سے کچھ تب اوسکا

ہوش و خرد اوسکو جبکہ آیا
مکتب مین پدر نے تب بٹھایا

بسم اللہ کرکے اوسنے آغاز
کی ابجد عشق سے زبان باز

پڑھتی تھین وہان سبھونکے ہمراہ
اک سمت کو دختران چون ماہ

وہ مکتب دلبران خوشخوان
گویا تھی بہشت حور و غلمان

اک لڑکی بصورت پریزاد
لیتی تھی سبق بہ پیش اوستاد

تھی دفتر حسن کے بیچ وہ فرد
لیلی اوسے کہتے تھے زن و مرد

قیس اوسکی طرف نگاہ کرکے
چپ رہگیا ایک آہ کرکے

صورت وہ جو دیکھی پیاری پیاری
دل مین لگا تیر عشق کاری

بسم اللہ عشق کے سبق مین
پڑھنے لگا کچھ کا کچھ قلق مین

اوستاد پڑھاتا تھا الف با
کہتا تھا سبک کے قیس لیلا

خواندہ جو اور لڑکیان تھین
آپسکے سبق مین ہمزبان تھین

تھے زمزمہ خوان جو مرک چند
سر ڈالے ہوئے زبیم اخوند

پڑھتا کوئی بیت سوی لیلے
یہ محو کتاب روے لیلے

سب لڑکے تو کرتے تھے سبق یاد
یہ بستہ زبان و دل بہ فریاد

کوئی علم کا نکتہ خواہ رہتا
یہ منتظر نگاہ رہتا

پڑھتا کوئی مقرون اور مفروق
یہ صرف نگاہ لطف معشوق

مشغول کوئی بصرف خوانی
یہ شارح متن بے زبانی

داستان بمکتب فرستادن

جس حجرے مین وہ زچہ بنی تھی
مین کیا کہون نقل اوس جگہ کی

پاکیزہ تمام سقف و ایوان
ہو دیکھکے جسکو عقل حیران

دیوارون مین طاق چھوٹے چھوٹے
ستھرائی پہ جنکی جان لوٹے

نقاشی چھتین وہ جب نظر آئین
بہزاد کی آنکھین جھپت کو لگجائین

تھے لخلخے روشن اوسمین ہر سو
تھا جنسے وہ سب مکان خوشبو

تھی چلونون مین بہار دوبی
تھین ڈوریان جو کلابتونی

آراستہ ایک وان چھپر کھٹ
کل جسمین تمامی کی سجاوٹ

گرداوسکے تھی موتیونکی جھالر
پائونپہ جڑے تھے لعل و گوہر

زربفت کی مسند ایک ستھری
پاس اوسکے بصد صفا بچھی تھی

بیٹھی جو تھی وان زچہ بصد ناز
مین کیا کہون اوسگھڑی کا انداز

جب روز گذر کے رات آئی
اور مہ بفلک دیا دکھائی

دالان سے وہ زچہ بھی بارے
اوٹھنے لگی دیکھنے کو تارے

زن ہائے قبیلہ ہو لیان ساتھ
دے وہ بنے چہ کے ہاتھ مین ہاتھ

دو اونمین خواصین ماہ پیکر
تلوارین نکالے ایدھر اودھر

کوئی چلی پھلکے پانون دھرتی
مصحف کا زچہ پہ سایہ کرتی

لیکن وہ زچہ بحسن و خوبی
تھی چشمۂ حسن بیچ ڈوبی

سیوتی سا وہ رنگ بھینا بھینا
اور منہ پہ گلاب سا پسینا

پر سلک گہر سے مانگ ساری
اور ہوتی تھی سر پہ زر نثاری

ٹیکی تھے وہ خوشنما جبین پر
سب جسمین لگے تھے لعل و گوہر

درویشون سے روز ملتجی تھا — زہاد سے تھا سوال اوسکا
ایسا عمل اب کوئی بتاوے — جو نخل امید بار لاوے
مزرع مین ہی میرے خشکسالی — جو کوئی صدف ہو دُر سی خالی
ہون دولت و مال سی تو خرسند — لیکن ہون پسر کا آرزومند
تاریک نظر مین ہے زمانہ — رکھتا جو نہین چراغ خانہ
خواہش اوسے تھی غرض یہ ہر روز — تا ہو شب تیرہ نور افروز
ہر صاحب کشف سی نیازی — ملتا تھا بصد امیدواری
اور خود بھی شب سیہ مین اکثر — سجدے مین سر نیاز رکھکر
درویش نمط بہ پادشاہی — کرتا تھا عبادت الٰہی

داستان تولد شدن پسر

گذری بدعا جب اوسکو یکچند — بخشا اوسی حق نے ایک فرزند
صورت مین وہ طفل رشک مہتاب — خورشید ہو رو کش اوسکا کیا تاب
تھا اتنا حسین وہ ماہ پارا — جھپکین آنکھین دم نظارا
ہمشکل ہلال ہر لب اوسکا — ماہ کامل تھا غبغب اوسکا
موے سر رنگ صندلین پر — چھائی ہوئی تھی گھٹا جبین پر
ہوتے ہی پسر کے گھر مین پیدا — سو جی سے ہوا وہ اوسپہ شیدا
غنچے کی طرح جو تنگ تھا وہ — خندان سو برنگ گل ہوا وہ
حسرت سے پسر کے تھا جو پُر غم — صد چند ہوا وہ شاد و خرم
رمّال و نجومیون کو بلوا — خلعت دیے اونکو از سر پا

ہر کوچہ ہر خانہ و جا تھا منقش
آبادی حد سے وان زیادہ
ہر سطح و مرغزار غبرا
ہر موج نسیم باد گلریز
ہر قطعہ بوستان طرب خیز
تھا اہل کرم زبس وہ سردار
دریا بخشش وہ در فشان تھا

تھی خلقت شہر اوس کی دلکش
رکھتا تھا خزانہ بے حد
باحشمت و جاہ و کامرانی
مشہور بہر دیار تھا وہ
اوس شہر کا شہریار تھا وہ

بر حرف دعائے عمر نواب	ہو وادی مدح سی عنان تاب
یارب ہی جہان مین تا شب و روز	ہر روز ترا ہو رشک نوروز
تجھسے ہی رہے بصد سعادت	زیبندہ یہ مسند وزارت
دشمن ترا پائمال غم ہو	جو دوست ہو مست جام جم ہو

سبب تالیف مثنوی

آگے بھی بہت بحسن تقریر	اس قصے کو کر چکے ہین تحریر
اعجاز ہے قیس کا فسانہ	نشتر زن دل ہے یہ ترانہ
آرے جو بیان پر اثر ہے	جب دیکھیے تب وہ تازہ تر ہے
مین عشق کا ایک شیفتہ تھا	اس قصے پہ جی فریفتہ تھا
اکدن غم دل سے تنگ ہو کر	کہنے لگا جی ہی جی مین رو کر
بے یار ہے سخت بیقراری	دکھلائیگی کیا یہ انتظاری
موزون کچھ کر کے خوب رو ون	رشتے مین سخن کے در پرو ون
چندے اسی شغل مین گذارون	نقشہ اسی قصے کا اوتارون
سو یہ اوسی قصے کا بیان ہے	اب یا نسے شروع داستان ہے
سنجیدہ ہو گر کلام شاعر	رہتا ہے اوسی سی نام شاعر

آغاز داستان

ہی مملکت عرب جو مشہور	ہے یہ اوسی سرزمین کا مذکور
یعنے سردار اک وہان کا	ہر جملہ قوم عامری تھا

ہی عرش برین مقام اوسکا — ہی رونق لوح نام اوسکا

الحق وہی باب علم حق ہی — بیشک وہ کتاب علم حق ہی

وہ شیر حق و شہ دلاور — اوکھڑا ہی اوسی سے باب خیبر

مین کیا کہون اوسکی شان و توقیر — ہے تابع حکم جسکے تقدیر

بعد اوسکے حسن امام ثانی — ہے کعبہ راہ دین کا بانی

پھر وہ جو ذبیح کربلا ہے — وہ صدر نشین مرتضے ہے

پھر ہادی راہ دین ہی سجاد — ہی جسکے قدم سے یثرب آباد

باقر کہ امام پنجمین ہے — خود ترجمہ کتاب دین ہے

پھر بات مین جسکی کچھ نہین شق — جعفر ہی ششم امام صادق

پھر غمخور راہ حق ہے کاظم — منظور نگاہ حق ہے کاظم

پھر موسی علی رضا مشرع — شمع رہ دین و آگہ شرع

پھر متقی خدا تقی ہے — ہر دم اوسے عشق بندگی ہے

بعد اوسکے نقی ہی صاحب علم — ذات اوسکی سے منبسط ہوا علم

پھر سبکا امام عسکری ہے — وابستہ اوسی سے داوری ہے

پھر پیشتر از نزول عیسی — ہین ہادی دین امام مہدی

یارب بطفیل این دو دود — دن حشر کے بخشیو ہوس کو

مدح نواب وزیر الممالک سعادت علیخان بہادر

واجب بزبان اہل تصنیف — ہی والی ملک کی بھی تعریف

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منقبت حضرت امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام

اب نعت کے بعد منقبت بھی لکھ جاؤ ہوس بصد یمنی

جب نام علی لکھا قلم نے
وحدت کا مزا دیا قلم نے
ناطق کو نصیری پہ ہی الزام
یعنی وہ نام
بنام خدا ہے
عاشق ہے وہ دین مصطفیٰ کا
وہ زینت مسند نبی ہے
وہ محرم راز ایزدی ہے
قدرت نے اوسے رہنما بنایا
دانائے سبق کا پیشوا بنایا
حل ہوتی ہیں مشکلات اوس سے
وہ عالم علم مصطفیٰ ہے
وہ گوہر تاج اہل ہے

وہ منشی دفتر شریعت
دانای رسالۂ رسالت
سر دفتر ممکنات ہے وہ
شیرازۂ کائنات ہے وہ
وہ صورت رحمت الٰہی
زینت وہ تخت و تاج شاہی
کیا اوسکی صفت بیان کرونمین
پوشیدہ ہو تو عیان کرونمین
جسکو کہے آپ ایزد پاک
لولاک لما خلقت الافلاک
ہی اوس سے جہان مین روشنائی
آباد اوسی سے ہی خدائی
مالک جن و بشر کا ہے وہ
مختار خدا کے گھر کا ہے وہ
وہ شافع انس و جان ہی بیشک
وہ ہادی مومنان ہی بیشک
وہ تخت نشین قاب قوسین
واحسنے کیا طلسم کونین
تحقیق وہ سب کا پیشوا ہے
محبوب جناب کبریا ہے
وہ حاکم عرصۂ جہان ہے
پیغمبر آخر الزمان ہے
وہ عالم علم اولین ہے
وہ مظہر نقش آخرین ہے
گل خو سے ہوا ہی اوسکی پیدا
بل سنگ زبان بریدہ گویا
معراج کی اوسکی شب جو آئی
گردون کو گیا وہ با صفائی
پھر وان سے پھر اجو مثل سیماب
تھا گرم ہنوز بستر خواب
ہی فکر مین گرچہ روز و شب و ہم
اس رمز کو پا سکے ہی کب فہم
ظاہر ہی ملک پہ اوسکی تفضیل
وا ماندہ رہ ہو جسکا جبرئیل
کیا ہو ہی بشر سے اوسکی مدحت
ہو جسکا وصی شہ ولایت
جو شاہ رسل نبی حق ہے
ویسا ہی علی ولی حق ہے

دی مایۂ عقل و ہوش تو نے — بخشے ہمین چشم و گوش تو نے
دولت یہ کسے کسو نے بخشی — نعمت ہمین جو کہ تو نے بخشی
تو اور بیان حمد ہیہات — رو کر ہوس اب سو سناجات
در پیش ہے عشق کا فسانہ — اب کیجے دعاے عاشقانہ

مناجات

یارب مرے سر مین شور غم رکھ — بیغم مجھے صاحب الم رکھ
ہوتا رہے درد میری دل مین — بیچینی ہو میری آب و گل مین
تڑپون غم دل کی کاہشون سے — دن جان ہزار خواہشون سے
وابستہ ہو درد میرے دم سے — رگ رگ مین خلش ہو نیش غم سے
مارا کرون سر پہ دست افسوس — ہو داغون سے سینہ رشک طاؤس
ابر غم عشق دل پہ برسے — ریزان رہین اشک چشم تر سے
جون شمع نت آگ مین جلے دل — ہر شب تپ ہجر سے گلے دل
تن کاہش غم سے زرد ہوئے — سینے مین تمام درد ہوئے
نت درد و الم سے مین کراہون — اس لطف بغیر کچھ نہ چاہون
جلتا رہے غم سے داغ دل کا — افسردہ نہو چراغ دل کا
ہو ٹھونسے نت آہ سرد نکلے — ہر بات مین میری درد نکلے
غم سے رہے میرے دل کو شادی — خواہش ہو قبول نامرادی
چھلکے مے غم سے جام دل کا — ناکامی سے نکلے کام دل کا
رنگین ہو جیب اشک خون سے — ہو جاوے یگانگی جنون سے

دل بیچ جنون کی ہو سمائی — پیشہ ہو طبع دل پریشان
صد حیف ہو جب دل پریشان — ناقیس صفت بحال غربت
جون مار دیگر دشت جنگل — جنگل رہے دشت بیخبر تا
بن بن مین رہے بیتابی — جز درد بیکونی پاس ہوئے
عریانی تن لباس ہوئے — یعنی وہ اگر نہ درون ہو
تیر کی جب نہ بیان کا مین نشانہ — سینہ مین تیر آہ سے زمانہ
ہو جیسے جنون کا دل مین سودا — تا نون نہ ہو نیک و ناسودا
تیر نہ ہو تیر کے وحشیون مانون — جون دشت پھرون سیل سیل ہو

روتا رہون ہر شجر کے آگے
پانو ن مین ہر آبلہ ہو اس طور
ابر کرم ہون نہ ہلال جس طور
صحرا مین مرے قدم کی دولت
پیدا کرین خار گل کی رنگت
افسانہ ہوس سے کا بجے
اب کو نہ خیال نعمت احمد
شبدیز قلم کی باگ کو پھیر
لکھنے مین بس اسکے تو نہ دیر

نعت حضرت سید العالمین

علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم — خاتم النبیین صلی اللہ
جون لوح سینہ قلم کے قابل — نعت نبی رقم کے قابل
نعت کی بو ہو سخن مین — جنبش زبان دہن مین
دم در خلق و ہو آدم — شاہنشہ کشور دو عالم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای کاشف سر عشق جانسوز — زینت دہ شمع محفل افروز
وی در محیط جاودانی — سرچشمۂ آب زندگانی
در دل مرغ خوش ترانہ — آب رخ گلشن زمانہ
رنگ چمن و بہار تجھسے — جوش گل و لالہ زار تجھسے
ترتیب دہندہ تو ہی سب کا — پیرایہ ہے تجھسے روز و شب کا
ای کارکشای بستہ کاران — مقصود دل امیدواران
ہم منشی صد نکات تو ہی — ہم ناظم کائنات تو ہے
ہی کعبہ و دیر مین ترا شور — موران ضعیف کو ترا زور
ہر چند کہ تو ہے لاابالی — ہی صنع سے تیری کون خالی
ہر آن مین تو ہی عالم الغیب — ہی واقف راز سب کا لاریب
پنہان ترے سامنے ہی پیدا — پوشیدہ جو ہی سو ہے ہویدا

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان و فصل خلاق زمین و زمان

الفاظ مخزن اردو

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مطبوع ہوا

Fazla Mujtaba Qadir

Laili Majnūn.